نواقض وضو کے تین (۳) مسائل اور ان کے دلائل

اس مختصر رسالہ میں: وضو کے ٹوٹنے کے مسائل میں سے ان تین مسائل: (۱): خون کا نکلنا وضوکوتوڑ دیتا ہے۔(۲): قے اورنکسیر سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔(۳): نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔کودلائل کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔

مرغوب احمدلاجپوری

ناشر: جامعة القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

مسلک احناف پر دلائل کے سلسلہ کے رسائل میں سے یہ ایک اور رسالہ ہے، اس میں وضو ٹوٹنے والے تین مسائل پر احادیث و آثار جمع کئے گئے ہیں۔

(۱):......خون کا نکلنا وضو کو توڑ دیتا ہے۔

(۲):......قے اور نکسیر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سابق رسالوں کی طرح اس میں بھی حوالوں کا پورا اہتمام کیا گیا ہے، رسائل میں حتی الامکان اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اس لئے احادیث و آثار کے علاوہ مزید بحث سے اکثر پرہیز کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی اس سلسلہ مبارکہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ذخیرۂ آخرت و ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

(۱):......خون کا نکلنا وضو کو توڑ دیتا ہے

(۱):......خون کا نکلنا وضو کو توڑ دیتا ہے

(۱)......عن عائشه رضی الله عنها قالت : جاء ت فاطمة بنت ابی حبیش الی النبی صلی الله علیه وسلم ' فقالت : یا رسول الله ! انی امرأة استحاض فلا اطهر ' أفأدع الصلاة ؟ قال : لا ، انّما ذلک عرق ولیس بحیض ، فاذا اقبلت حیضتک فدعی الصلاة ' واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلّی ، قال : وقال ابی : ثم توضّئی لکل صلاة حتی یجیء ذلک الوقت ۔(بخاری، باب غسل الدم ، رقم الحدیث :۲۲۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئیں،اورعرض کیا: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو برابر حیض آتا ہے، میں پاک ہی نہیں ہوتی،تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ رگ کا خون ہے' حیض کا خون نہیں،لہذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو،اور جب حیض کے دن پورے ہوجائیں تو خون کو دھوڈالو(یعنی غسل کرلو) پھر نماز شروع کردو۔حضرت ہشام رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میرے والد نے کہا کہ: پھر ہر نماز کے لئے وضو کرلو یہاں تک کہ وہ وقت (یعنی حیض کا زمانہ) آجائے۔

تشریح:......''ثم توضئی لکل صلاة '' یہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے یا حضرت عروہ رحمہ اللہ کا؟ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ: یہ مدرج ہے۔حضرت عروہ رحمہ اللہ کا قول ہے،مگر صحیح بات یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے، چنانچہ حضرت ہشام رحمہ اللہ کے متعدد تلامذہ مثلا: امام ابوحنیفہ' حضرت حماد بن سلمہ' حضرت ابوعوانہ' حضرت ابن سلیم' حضرت ابوحمزہ رحمہم اللہ اس کو حدیث مرفوع کے طور پر روایت کرتے ہیں،اور یہ سب ائمہ حدیث ہیں۔

(زبدۃ شرح معانی الآثار ص۸۳۔تحفۃ القاری ص۵۶۳ ج۱)

(۲)......عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال : قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم: الوضو ء من کل دم سائل۔(کامل ابن عدی ص۱۹۳ ج۱۔حدیث اور اہل حدیث ص۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بہنے والے خون (کے نکلنے سے) وضو (لازم ہو جاتا) ہے۔

(۳)......عن عمر بن عبد العزیز رحمه الله قال : قال تمیم الداری رضی الله عنه : قال : رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم : الوضو ء من کل دم سائل۔

(دارقطنی ص۱۶۳ ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۷۱)

ترجمہ:......حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بہنے والے خون (کے نکلنے سے) وضو (لازم ہو جاتا) ہے۔

(۴)......عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : لیس فی القطرة والقطرتین من الدم وضوء ، الا ان یکون دما سائلا۔

(دارقطنی ص۱۶۳ ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خون کے ایک دو قطروں میں وضو نہیں، مگر یہ کہ بہنے والا خون ہو، (تب وضو ٹوٹتا ہے، ایک دو قطروں سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔

(۵)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یعاد الوضوء من سبع :...... و الدم السائل۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۹۰ ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے وضو لوٹایا جائے گا: (اس میں ایک یہ ہے کہ:) بہنے والے خون سے۔

(۶)......عن ابن سيرين رحمه الله في الرجل يبصق دما ؟ قال : اذا كان الغالب عليه الدم توضأ۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۶ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث:۵۶۰)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ نے اس شخص کے متعلق جسے خون آلود تھوک آتا ہے فرمایا کہ: جب تھوک پر خون غالب ہو تو وضو کر لے۔

(۷)......عن ابراهيم قال : اذا سأل الدم نقض الوضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففيه الوضوء ، رقم الحديث : ۱۴۶۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب خون بہہ پڑے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۸)......عن منصور : انه سأل ابراهيم عن ذلک ؟ فقال : لايتوضأ حتى يخرج۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففيه الوضوء ، رقم الحديث : ۱۴۷۰)

ترجمہ:......حضرت منصور رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اس کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: جب تک خون نہ نکلے وضو نہیں ہے۔

(۹)......عن الحسن : انه لا يرى الوضوء من الدم الا ما كان سائلا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففيه الوضوء ، رقم الحديث : ۱۴۶۸)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ اس وقت تک خون نکلنے سے وضو کو ضروری نہیں قرار دیتے تھے جب تک کہ وہ بہہ نہ پڑے۔

(۱۰)......عن معمر قال : اخبرنی من سمع الحسن یقول : مثل ذلک (أی یتوضأ من کل دم سال أو قطر) وکان لا یری القیح مثل الدم ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۴ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث :۵۵۰)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنہوں نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سنا انہوں نے مجھے خبر دی کہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہر بہنے والے خون سے وضو کرنا ضروری ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ پیپ کو خون کی طرح نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۱)......عن قتادة فی الرجل یخرج منه القیح والدم ؟ فقال : یتوضأ من کل دم سال أو قطر ۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۴ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث :۵۴۹)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا' جسے خون اور پیپ نکلتا ہو، آپ نے جواب دیا کہ: ہر بہنے والے خون اور پیپ سے وضو کرنا ضروری ہے۔

(۱۲)......عن عطاء قال : اذا برز الدم من الانف فظهر ففیه الوضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث :۱۴۷۱)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب ناک سے خون نکلے اور ظاہر ہوجائے (یعنی بہہ پڑے) تو وضو ضروری ہے۔

(۱۳)......عن عطاء فی الشجّة یکون بالرجل ؟ قال : ان سأل الدم فلیتوضأ ، وان

ظهر ولم يسل فلا وضوء عليه ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۳ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث :۵۴۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے آدمی کے زخم کے بارے میں مروی ہے کہ: اگر خون بہہ جائے تو وضو کرے، اوراگر صرف خون ظاہر ہوا (اور نکلا) مگر بہا نہیں تو وضو لازم نہیں۔

(۱۴)......عن ابن جريج قال : قال لى عطاء : توضأ من كل دم خرج فسأل ....قال : وان نزعت سنّا فسال معها دم فتوضأ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۳ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث :۵۴۶)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عطاء رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: ہر اس خون سے جو نکل کر بہہ جائے تو وضو کرلو۔ اور فرمایا: اگر دانت نکالا جائے اور اس کے ساتھ خون بہہ پڑے تو بھی وضو کرلو۔

(۱۵)......عن ابن ابى نجيح قال : سألت عطاءً و مجاهدا عن الجرح يكون فى يدى الانسان ، فيكون فيه دم يظهر ولا يسيل ؟ قال مجاهد : يتوضأ ، وقال عطاء : حتى يسيل ۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۴۴ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحديث :۵۴۸)

ترجمہ:......حضرت ابن ابی نجیح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہما اللہ سے سوال کیا کہ: کسی انسان کے ہاتھ میں زخم ہو جائے اور اس میں خون ظاہر ہو، مگر بہے نہیں (تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟) تو حضرت مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا: وضو کرلے، (یعنی اس کا وضو ٹوٹ گیا) اور حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خون بہے تو وضو کرے۔ (یعنی خون نکلا مگر بہا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا)۔

(۱۶)......عن ابن جريج قال : سألت عطاءً عما يخرج من الدم فى الفم ؟ قال : اذا

سال فی الفم ففیه الوضوء ، وان سالت اللثة فی الفم حتی یبرز فتوضأ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۴۶ ج۱، باب الوضوء من الدم ، رقم الحدیث :۵۶۱)

ترجمہ:......حضرت بن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سوال کیا اس خون کے بارے میں جو منہ سے نکلتا ہے(کہ کیا وہ ناقض وضو ہے؟)تو فرمایا: جب منہ میں خون بہہ جائے تو وضو ضروری ہے،(اور اس صورت میں بھی) وضو ہے جب کہ دانتوں کے اردگرد بہہ پڑے۔

(۱۷)......عن عبد العزیز بن عبید الله قال : سمعت الشعبی یقول : الوضوء واجب من کل دم قاطر ، قال : و سمعت الحکم یقول : من کل دم سائل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۲۳ ج۲، اذا سأل الدم أو قطرأو برز ففیه الوضوء ، رقم الحدیث : ۱۴۷۲)

ترجمہ:......حضرت عبدالعزیز بن عبیداللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت شعبی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ہر بہنے والے خون سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔

(۲):.....قے اور نکسیر سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۲):...... قے اور نکسیر سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۱)......عن ابی الدرداء رضی الله عنه : ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم قاء فتوضأ ، فلقیت ثوبان فی مسجد دمشق فذکرت ذلک له ، فقال : صدق ، انا صببت له وضوئه۔(ترمذی ص۲۵، باب الوضوء من القیء والرعاف ، رقم الحدیث :۸۷)

ترجمہ:......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کو قے ہوئی تو آپ ﷺ نے وضوفرمایا۔راوی کہتے ہیں کہ: میں جامع مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے اس بات کا تذکرہ کیا،انہوں نے فرمایا:ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا،اور میں نے ہی آپ ﷺ پر وضوکا پانی ڈالا تھا۔

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول اللّٰہ صلی الله علیه وسلم :من اصابه قیء أو رعاف أو قَلَس أو مذی، فَلْیَنْصرِفْ ، فلیتوضأ، ثم لِیَبْنِ علی صلاته وهو فی ذلک لا یتکلم۔(ابن ماجہ ص۸۷، باب ما جاء فی البناء علی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۲۲۱)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے (نماز کے درمیان) الٹی ہوجائے یانکسیر بہہ پڑے یامنہ بھر قے ہوجائے یامذی نکل جائے تو اسے چاہیئے کہ جاکر وضوکرے اور نماز کی بنا کرے بشرطیکہ اس دوران کوئی بات چیت نہ کی ہو۔

(۳)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یعاد الوضوء من سبع :...... و القیء۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۹۰ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: سات چیزوں سے وضولوٹایا جائے گا: (اس میں ایک یہ ہے کہ:) قے سے۔

(۴)......عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من رعف فی صلاته فلیرجع فلیتوضأ ولیبن علی صلاته۔

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جس کونماز میں نکسیر پھوٹے تو چاہیئے کہ (نماز توڑ کر) لوٹ جائے اور وضو کرے اور نماز کی بنا کرے۔ (دارقطنی ص۱۶۴ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۷۴)

(۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رعف احدکم فی صلاته فلینصرف فلیغسل عنه الدم، ثم لیعد وضوءه ویستقبل صلاته۔

(طبرانی کبیر، رقم الحدیث :۱۱۳۷۴۔ دمجمع الزوائد منبع الفوائد ص۳۴۰ج۱، باب فیمن سال منه الدم ، رقم الحدیث :۱۲۷۶۔ دارقطنی ص۱۵۹ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث : ۵۵۲)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں نکسیر پھوٹے تو (نماز توڑ کر) چلا جائے اور خون کو دھولے، پھر وضو کرے اور نماز کی طرف متوجہ ہو۔

(۶)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رعف فی صلاته، توضأ، ثم بنی علی ما بقی من صلاته۔

(دارقطنی ص۱۶۳ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵۶۹)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کو جب

کبھی نماز میں نکسیر پھوٹی تو آپ ﷺ (نماز توڑ کر تشریف لے جاتے اور) وضوفرماتے پھراپنی بقیہ نماز پر بنافرماتے۔

(۷)......عن ابی هاشم الزمانی بهذا انه رعف ' فقال له النبی صلی الله علیه وسلم : احدث له وضوءاً۔

(دارقطنی ص۱۶۳ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵٦۸)

ترجمہ:......حضرت ہاشم زمانی رضی اللہ عنہ کونکسیر پھوٹی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے لئے نیا وضوکرو۔

(۸)......عن علی رضی الله عنه قال : اذا وجد احدکم فی بطنه رزءاً أو قیئا أو رعافا ' فلینصرف فلیتوضأ ' ثم لیبن علی صلاته ما لم یتکلم۔

(دارقطنی ص۱۶۲ج۱، باب فی الوضوء من الخارج من البدن ، رقم الحدیث :۵٦۵)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تم میں سے کسی کے پیٹ میں (پیشاب یا پاخانہ کے شدید تقاضے کی وجہ سے) تکلیف ہو یا قے ہو یا نکسیر پھوٹے تو (نماز توڑکر) چلا جائے اور وضوکرے، پھر اپنی نماز پر بنا کرے، اگر کوئی بات نہ کی ہو (اور اگر کوئی بات چیت کرلی یا نماز کے منافی کوئی کام کرلیا تو بنا جائز نہیں)۔[۱]

(۹)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : کان اذا رعف ' رجع فتوضأ ثم رجع و بنی علی ما صلّی ولم یتکلم۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ کی جب کبھی نکسیر

[۱]......عن علی رضی الله عنه قال : اذا وجد احد رزًّا ' أو رعافا ' أو قیئا ' فلینصرف ' ولیضع یده علی انفه ' فلیتوضأ ' فان تکلم استقبل والا اعتدَّ بما مضی۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۸ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳٦۰٦)

پھوٹ جاتی تو لوٹ کر وضو کرتے اور بات چیت نہ کرتے پھر واپس آ کر پڑھی ہوئی نماز پر بنا کر لیتے۔

(سنن کبری بیہقی ص ۸۷، باب من قال یبنی من سبقه الحدث علی ما مضی من صلا ته بالناس، رقم الحدیث :۳۳۸۴)

(۱۰)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : اذا رعف الرجل فی الصلاة أو ذرعه القیء أو وجد مذیا ، فانه ینصرف و یتوضأ ثم یرجع فیتم ما بقی علی ما مضی ما لم یتکلم۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۳۳۹ ج ۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۰۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب کسی کی نماز میں نکسیر بہہ پڑے یا قے غالب آ جائے یا مذی پائے ،تو وہ جا کر وضو کرے اور واپس آ کر باقی نماز کو پڑھی ہوئی نماز پر (بنا کرتے ہوئے) پوری کرے جب تک کہ اس نے کلام نہ کیا ہو۔[۱]

(۱۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما : رعف وهو فی الصلاة ، فدخل بیته ، و أشار الی وضوءٍ ، فأُتی به فتوضأ ، ثم دخل فاتمّ علی ما مضی منها ، ولم یتکلم بین ذلک۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۳۴۰ ج ۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: انہیں نماز میں نکسیر پھوٹی تو آپ گھر میں تشریف لائے اور اپنے وضو کے (پانی) کی طرف اشارہ کیا (یعنی اسے مانگا،

[۱]......عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما انه کان یفتی الرجل : اذا رعف فی الصلاة أو ذرعه قیء أو وجد مذیا ، ان ینصرف ، فیتوضأ ثم یتم ما بقی من صلا ته ، ما لم یتکلم۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۳۴۰ ج ۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۰)

اور زبان سے نہیں کہا، اس لئے کہ نماز کی بنا کرنی تھی) تو پانی آپ کے لئے لایا گیا، اور آپ نے وضو کیا، پھر مسجد جا کر اپنی جو رکعتیں باقی تھیں ان کو (بنا کر کے) پورا کیا، اور اس درمیان میں بات نہیں کی۔

(۱۲)......عن مغيرة قال : الضحک والبول والريح يعيد الوضوء و الصلاة ، والقئى والرعاف يبنى اذا لم يتكلم ' فان تكلم استقبل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث: ۳۶۲۳)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہنسی (قہقہہ) اور پیشاب اور ریح سے وضو اور نماز دونوں کو لوٹائے گا، اور قے اور نکسیر سے نماز کی بنا جائز ہے جب تک کہ بات نہ کرے، اور اگر (قے اور نکسیر کے بعد وضو کے لئے گیا اور) درمیان میں بات کی (یا اور کوئی نماز کے منافی کام کرلیا) تو نئے سرے سے نماز پڑھے۔

(۱۳)......عن مجالد بن سعيد انه سمع ابراهيم النخعى قال: ثلاث يعاد منه الوضوء والصلاة : الضحک والبول والريح ، وثلاث يعاد منه الصلاة ولا يعاد منه الوضوء : الكلام والاكل والشرب ، وثلاث يعاد منه الوضوء ولا يعاد منها الصلاة الا ان يتكلم القئى والرعاف ' وما يسيل من الجروح والقروح ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث: ۳۶۲۴)

ترجمہ:......حضرت مجالد بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو اور نماز دونوں

لوٹائے جائیں گے: قہقہہ' پیشاب اور ریح۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے نماز کو لوٹایا جائے گا وضو کو نہیں: بات کرنا' کھانا اور پینا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو لوٹایا جائے گا' نماز نہیں، (یعنی نماز کی بنا کافی ہے' نئے سرے سے نماز شروع کرنا نہیں) مگر یہ کہ بات کرلے: قے' نکسیر اور جو کچھ کہ بہہ پڑے زخموں اور پھوڑوں سے۔

(۱۴)......عن الزهری قال : القیء والرعاف سواء ، یتوضأ منهما ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۰ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۱)

ترجمہ:......حضرت زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قے اور نکسیر برابر ہے، دونوں سے وضو کرے۔

(۱۵)......عن قتادة فیمن رعف فی الصلاة قال : ینفتل فیتوضأ منهما ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۰ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث:۳۶۱۳)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے نماز میں نکسیر کے بارے میں منقول ہے کہ: (حالت نماز میں جس کی نکسیر پھوٹے تو نماز توڑ کر) چلا جائے اور وضو کرے۔

(۱۶)......عن طاؤوس انه قال : ان رعف انسان فی الصلاة ثم لم یتکلم حتی یتوضأ و یصلّی ، فلیصلّ ما بقی علی ما مضی اذا لم یتکلم ، الخ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۱ ج۲، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث :۳۶۱۷)

ترجمہ:......حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر کسی کی نماز میں نکسیر پھوٹ جائے، اور اس نے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ وضو کیا اور نماز پڑھی تو وہ باقی نماز پر بنا کرلے، جب تک کہ بات نہ کرے۔

(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۳):......نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے

(۱)......عن ابی موسی رضی اللہ عنہ قال : بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اذ دخل رجل فتردی فی حفرۃ کانت فی المسجد وکان فی بصرہ ضرر ' فضحک کثیر من القوم وھم فی الصلوۃ ، فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من ضحک ان یعید الوضوء و یعید الصلوۃ۔

(مجمع الزوائد ص۳۴۱ ج۱، باب الوضوء من الضحک ، رقم الحدیث:۱۲۷۸۔

ص۱۹۱ ج۲، باب الضّحک والتّبسّم فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۲۴۴۳)

ترجمہ:......حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک صاحب آئے اور مسجد کے ایک گڑھے میں گر گئے، ان صاحب کی آنکھ میں تکلیف تھی، بہت سے لوگ دوران نماز ہی ہنس پڑے، رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو وضواور نماز دونوں کے لوٹانے کا حکم دیا۔

(۲)......عن ابی العالیۃ رضی اللہ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی باصحابہ یوما ، فجاء رجل ضریر البصر ' فوقع فی رکیۃ فیھا ماء ' فضحک بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من ضحک فلیعد وضوءہ ' ثم لیعد صلاتہ۔[۱]

(مصنف عبدالرزاق ص۳۷۶ ج۱، باب الضحک والتبسم فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۳۷۶۰)

---

[۱]......عن ابی العالیۃ (الریاحی) رضی اللہ عنہ :کان رسول اللہ صلی علیہ وسلم یصلی باصحابہ فجاء رجل ضریر البصر ' فوقع فی بئر فی المسجد ' فضحک بعض اصحابہ ' فلما انصرف امر من ضحک ان یعید الوضوء و الصلاۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۱ ج۳، من کان یعید الوضوء والصلاۃ ، رقم الحدیث:۳۹۳۸)

ترجمہ:......حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ایک دن آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، (اتنے میں) ایک نابینا آدمی آئے اور ایک کنوئیں میں -جس میں پانی تھا- گر گئے، نبی ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہنسی آ گئی (اور انہوں نے قہقہہ لگایا) جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہنسے (اور قہقہہ لگائے) وہ اپنا وضو لوٹائے اور پھر نماز کا اعادہ کرے۔

(۳)......عن الحسن البصری رحمه الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال : بینما هو فی الصلوة ' اذ اقبل رجل اعمی من قِبَل القبلة یرید الصلوة ' والقوم فی صلوة الفجر ' فوقع فی زبیة ، فاستضحک بعض القوم حتی قهقه ' فلمّا فرغ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : من کان قهقه منکم فلیعد الوضوء والصلوة۔

(کتاب الاثار (للامام ابی حنیفة ، بروایت الامام محمد) ص۳۵، باب القهقهة فی الصلوة وما یکره فیها ، المختار شرح کتاب الآثار ص۱۳۰، رقم الحدیث:۱۶۳)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آدمی قبلہ کی جانب سے نماز کے ارادہ سے آئے، لوگ فجر کی نماز میں مشغول تھے، یہ نابینا ایک گڑھے میں گر گئے، کچھ لوگ ہنس پڑے حتی کہ انہوں نے قہقہہ لگایا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جنہوں نے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز دونوں کو لوٹائیں۔

(۴)......عن الحسن رحمه الله ' عن معبد رضی الله عنه : عن النبی صلی الله علیه وسلم انه بینما هو فی الصلوة ' اذ اقبل اعمی یرید الصلوة فوقع فی زبیة فاستضحک بعض القوم حتی قهقه ' فلما انصرف النبی صلی الله علیه وسلم قال :

من کان منکم قهقه فلیعد الوضوء و الصلوة۔

(کتاب الاثار (للامام ابی حنیفة ، بروایت الامام ابی یوسف) ص۲۸ ج۱)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری حضرت معبد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نماز پڑھانے میں مشغول تھے کہ ایک نابینا نماز کے ارادہ سے آئے اور ایک گڑھے میں گر گئے، کچھ لوگ ہنس پڑے حتی کہ انہوں نے قہقہہ لگایا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جنہوں نے قہقہہ لگایا وہ وضو اور نماز دونوں کو لوٹائیں۔

(۵)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : من ضحک فی الصلاة قهقة فلیعد الوضوء والصلاة۔

(کامل ابن عدی ص ۱۶۷ ج ۳ ج ۱، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث:۶۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے، وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۶)......عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اذا قهقه اعاد الوضوء واعاد الصلاة۔

(دارقطنی ص ۱۷۲ ج ۳ ج ۱، باب احادیث القهقهة فی الصلوة وعللها ، رقم الحدیث:۶۰۱)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے، وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۷)......عن عمران بن حصین رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : من ضحک فی الصلاة قرقرة فلیعد الوضوء و الصلاة۔

(دارقطنی ص ۱۷۲ ج ۳ ج ۱، باب احادیث القهقهة فی الصلوة و عللها ، رقم الحدیث:۶۰۲)

ترجمہ:......حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جو نماز میں پیٹ کی آواز سے (یعنی قہقہہ لگا کر) ہنسے، وہ وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۸)......عن الحسن بن ابی الحسن رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم امر : من ضحک فی الصلاۃ ان یعید الوضوء و الصلاۃ۔

(دارقطنی ص۱۷۳ ج۱، باب احادیث القهقهة فی الصلوة و عللها ، رقم الحدیث:۶۰۲)

ترجمہ:......حضرت حسن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے ایسا شخص وضو اور نماز دونوں کا اعادہ کرے۔

(۹)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یعاد الوضوء من سبع :.....وقهقة الرجل فی الصلاۃ ، الخ۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۹۰ ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے وضو لوٹایا جائے گا: (ان میں سے ایک یہ ہے کہ:) نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے۔

(۱۰)......عن عامر قال : هی فتنة ' یعید الوضوء والصلا ۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۱ ج۱، من کان یعید الصلاۃ من الضحک ، رقم الحدیث:۳۹۳۹)

ترجمہ:......حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (نماز میں قہقہ لگانا) فتنہ (کا کام) ہے، (اس سے) وضو اور نماز (دونوں) لوٹائے۔

(۱۱)......عن ابراهیم قال: ضحک الرجل فی الصلاۃ ، اعاد الوضوء والصلاۃ۔

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کوئی آدمی نماز میں قہقہہ لگائے تو وضو اور نماز (دونوں) کو لوٹائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۱۲ ج۱، من کان یعید الصلاۃ من الضحک ، رقم الحدیث:۳۹۴۰)

(۱۲)......عن ابراهيم قال : اذا ضحك الرجل فى الصلاة ، استأنف الوضوء واستأنف الصلاة۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۷۷ ج۱، باب الضحک والتبسم فی الصلوۃ ، رقم الحدیث:۳۷۶۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کوئی آدمی نماز میں قہقہہ لگائے تو وضو اور نماز (دونوں) نئے سرے سے پڑھے۔

(۱۳)......عن مجالد بن سعيد انه سمع ابراهيم النخعي قال: ثلاث يعاد منه الوضوء والصلاة : الضحك والبول والريح ، وثلاث يعاد منه الصلاة ولا يعاد منه الوضوء : الكلام والاكل والشرب ، وثلاث يعاد منه الوضوء ولا يعاد منها الصلاة الا ان يتكلم القئى والرعاف ' وما يسيل من الجروح والقروح ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل یحدث ثم یرجع قبل ان یتکلم ، رقم الحدیث:
۳۶۲۴)

ترجمہ:......حضرت مجالد بن سعید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو اور نماز دونوں لوٹائے جائیں گے: قہقہہ' پیشاب اور ریح۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے نماز کو لوٹایا جائے گا وضو کو نہیں: بات کرنا' کھانا اور پینا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں جن سے وضو لوٹایا جائے گا' نماز نہیں ،(یعنی نماز کی بنا کافی ہے' نئے سرے سے نماز شروع کرنا ضروری

نہیں) مگر یہ کہ بات کرلے: قے، نکسیر اور جو کچھ کہ بہہ پڑے زخموں اور پھوڑوں سے۔

(۱۴)......عن مغيرة قال : الضحک و البول والريح يعيد الوضوء و الصلاة ، والقئى والرعاف يبنى اذا لم يتكلم ، فان تكلم استقبل۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل ان يتكلم ، رقم الحديث: ۳۶۲۳)

ترجمہ:......حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہنسی (قہقہہ) اور پیشاب اور ریح سے وضو اور نماز دونوں لوٹائے جائیں گے، اور قے اور نکسیر سے نماز کی بنا جائز ہے جب تک کہ بات نہ کرے، اگر (قے اور نکسیر کے بعد وضو کے لئے گیا اور) درمیان میں بات کردی (یا اور کوئی نماز کے منافی کام کرلیا) تو نئے سرے سے نماز پڑھے۔

شرمگاہ اور عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

اس مختصر رسالہ میں: دو مسئلے: شرمگاہ اور عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے' کو آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے ارشادات اور حضرات تابعین کے اقوال سے مدلل بیان کیا گیا ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

(۱):......شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(ا):......شرمگاہ کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(ا)......عن قیس بن طلق عن ابیه قال : قدمنا علی نبی الله صلی الله علیه وسلم ، فجاء رجل کانّه بدوِیٌّ ، فقال یا نبی الله ! ما تری فی مس الرجل ذکره بعد ما یتوضأ فقال صلی الله علیه وسلم : هل هو الا مُضغة منه أو بضعة منه۔

(ابوداؤد، باب الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۱۸۲)

ترجمہ:......حضرت قیس بن طلق کے والد طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اتنے میں ایک شخص آئے جو دیکھنے میں بدو لگتے تھے، انہوں نے آکر کہا: اے اللہ کے رسول ! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ بھی تو تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔[۱]

---

[۱]......حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(ا)......عن قیس بن طلق بن علی (هو) الحنفی‘ عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : وهل هو الا مضغة منه ؟ أو بضعة منه ؟(ترمذی، باب ما جاء فی ترک الوضوء من مس الذکر ، رقم الحدیث:۸۵)

(۲)......طلق بن علی قال : خرجنا وفدا حتی قدِمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعناه وصلّینا معه ، فلمّا قضی الصلوة جاء رجل کانّه بدوی ‘ فقال : یا رسول الله ! ماتری فی رجل مسّ ذکره فی الصلوة ؟ قال : وهل هو الا مضغة منک ؟ أو بضعة منک ؟۔

(نسائی، باب ترک الوضوء من ذلک ، رقم الحدیث:۱۶۵)

(۳)......عن قیس بن طلق : ان اباه حدثه : ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن رجل مس ذکره ‘ ایتوضأ ؟ قال : هل هو الا بضعة من جسدک۔

(موطا امام محمد ص۵۲، باب الوضوء من مس الذکر۔مترجم،ص۴۴، رقم الحدیث:۱۳)

(۲)......عن ابی امامة قال : سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن مس الذکر، فقال: انما هو جزء منک۔(ابن ماجہ، باب الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۴۸۴)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ: (کیا اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: (نہیں) وہ بھی تو تمہارے (جسم کا) ایک حصہ ہے۔[۱]

(۳)......عن حکیم بن سلمة : عن رجل من بنی حنیفة یقال له جری ، ان رجلا اتی

(۴)......قیس بن طلق الحنفی ' عن ابیه قال : سمعت رسول الله ' سئل عن مس الذکر ، فقال : لیس فیه وضوء ،انما هو منک۔(ابن ماجہ، باب الرخصة فی ذلک ، رقم الحدیث:۴۸۳)

(۵)......عن طلق بن علی قال : قال : رجل مسستُ ذکری ، أو قال : الرجل یمس ذکره فی الصلوة ، أعلیه الوضوء ؟ فقال النبی صلی الله علیه وسلم : لا ، انما هو بضعة منک۔

(مسند احمد ص۴۸۱ ج۳، رقم الحدیث:۱۲۱)

(۶)......طلق بن علی قال : خرجنا وفدا حتی قدِمنا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعناه وصلّینا معه ، فجاء رجل فقال : یا رسول الله ! ماتری فی رجل مسّ ذکره فی الصلوة ؟ فقال : وهل هو الا بضعة ' أو مضعة منک؟۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۳ ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۵۶)

(۷)......عن قیس بن طلق عن ابیه : انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم أفی مسّ الذکر وضوء ؟ قال : لا۔(طحاوی ص۷۹ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ ، رقم الحدیث :۴۳۶)

(۸)......عن قیس بن طلق عن ابیه : عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ساله رجل ، فقال : یا نبی الله ! ما تری فی مسّ الرجل ذکره بعد ما توضأ ؟ فقال النبی صلی الله علیه وسلم : هل هو بضعة منک ؟ أو مضغة منک ؟۔

(طحاوی ص۷۹ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۴۲)

[۱]......عن ابی امامة : ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن مس الذکر ؟ فقال : هل هو الا حِذُوة منک۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۴ ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۶۲)

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ' فقال : یا رسول اللہ ! انی ربما اکون فی الصلوۃ فتقع یدی علی فرجی ، فقال : امض فی صلا تک ،اخرجہ ابن مندۃ : فی معرفۃ الصحابۃ وابو نعیم۔(اعلاء السنن ص۱۸۸ج۱، باب ان مس الذکر غیر ناقض ، رقم الحدیث:۱۳۳)

ترجمہ:......حکیم بن سلمہ' بنوحنیف کے ایک شخص سے- جسے جری کہا جاتا ہے- روایت کرتے ہیں کہ: ایک صاحب آپ ﷺ کے پاس آئے اورعرض کیا کہ: یارسول اللہ! بسا اوقات میں نماز میں مشغول ہوتا ہوں اور میرا ہاتھ میری شرمگاہ پر پڑ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز جاری رکھا کرو۔

(۴)......عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ : فی مس الذکر ، قال : ما ابالی مسِسْتُہ أو طرف انفی۔(مؤطاامام محمد ص۵۴، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں اپنی ناک اورشرمگاہ کے چھونے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتا۔ [۱] (مؤطاامام محمد مترجم ص۴۵، رقم الحدیث:۱۸)

(۵)......ارقم بن شرحبیل سأل ابن مسعود فقال : انی اَحْتَکُّ فَاُفْضی بیدی الی فرجی ؟ فقال ابن مسعود : ان علمتَ أن منک بضعۃً نجسۃ فاقطعھا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۱ج۲، باب من کان لا یری فیہ وضوءً ا ، رقم الحدیث:۱۷۴۹)

ترجمہ:......حضرت ارقم بن شرحبیل رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ: کھجلاتے ہوئے میرا ہاتھ میری شرمگاہ تک پہنچ گیا؟ (تو کیا وضوٹوٹ گیا؟)،

---

[۱]......عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال : ما ابالی انفی مسسْتُ أو اذنی أو ذکری۔

(طحاوی ص۱۰۰ج۱، باب مس الفرج ھل یجب فیہ الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۵۵)

(۲)......عن قابوس عن ابیہ قال : سئل علی رضی اللہ عنہ عن الرجل یمس ذکرہ ؟ قال : لا بأس،

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۳ج۲، باب من کان لا یری فیہ وضوءً ا ، رقم الحدیث:۱۷۵۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم جانتے (اور سمجھتے) ہو کہ یہ تمہارے بدن کا ناپاک ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ دو۔

(٦)......قال عبد الله بن مسعود رضی الله عنه : ما ابالی ذکری مسست فی الصلوة أو اذنی أو انفی۔

(طحاوی ص۱۰۱ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۵٦)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا ہوں کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کان یا ناک کو۔

(۷)......عن قیس قال : سأل رجل سعدا عن مس الذکر ؟ فقال : ان عملت ان منک بضعة نجسة فاقطعها۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۲ ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۵۰)

ترجمہ:......حضرت قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک صاحب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ: اگر آپ جانتے ہو کہ یہ تمہارے بدن کا ناپاک ٹکڑا ہے تو اسے کاٹ دو۔[۱]

(۸)...... سأل رجل عطاء بن ابی رباح قال : یا ابا محمد ! رجل مسّ فرجه بعد ما

---

[۱]......حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں ''طحاوی'' میں بھی مروی ہیں، مثلا:

(۱)...... عن قیس بن ابی حازم ، قال : قال رجل لسعد : انه مس ذکره ، وهو فی الصلوة ؟ فقال : اقطعه انما هو بضعة منک۔

(طحاوی ص۱۰۰ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، رقم الحدیث :۴۵۱)

(۲)......عن قیس بن ابی حازم ، قال : سأل سعد عن مس الذکر ؟ فقال : ان کان نجسا فاقطعه لا بأس به۔ (طحاوی ص۱۰۰ ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، رقم الحدیث :۴۵۰)

تـوضـأ ؟ قـال : رجـل مـن الـقـوم ان ابن عباس رضى الله عنهما كان يقول : ان كنتَ تَسْتَنْجِسُه فـاقـطـعه ، قال عطاء بن ابى رباح : هذا والله قول ابن عباس رضى الله عنهما ـ ۱ (مؤطاامام محمدص۵۳، باب الوضوء من مس الذكر)

ترجمہ:......حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا، کہا: اے ابو محمد! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہو، تو اس اجتماع میں سے ایک آدمی نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: تم اسے اتنا ناپاک سمجھتے ہوتو اسے کاٹ دو، اسی پر عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے کہا: خدا کی قسم یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا قول ہے۔ (مؤطامحمد مترجم ص۴۴، رقم الحديث:۱۷)

(۹)......عـن الـبـراء بـن قيس : قال سألت حذيفة بن اليمان عن الرجل مس ذكره ؟ فقال : انما هو كمسه رأسه۔ (مؤطاامام محمدص۵۵، باب الوضوء من مس الذكر)

ترجمہ:......حضرت براء بن قیس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: شرمگاہ کو چھونا اپنے سر کے چھونے کی طرح ہے۔ ۲

(مؤطاامام محمد مترجم ص۴۶، رقم الحديث:۲۴)

(۱۰)......عـن الـبـراء بـن قـيـس: قال سمعت حذيفة يقول : ما ابالى اياه مسست أو انفى۔ (طحاوی ص۱۰۱ ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۶۲)

(۱۱)......عن عمير بن سعد النخعى قال : كنت فى مجلس فيه عمار بن ياسر ، فذكر

۱......عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضى الله عنهما : انه كان لا يرى فى مس الذكر وضوءاً، (طحاوی ص۱۰۰ ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۵۴)

۲......عن البراء بن قيس: قال سمعت حذيفة يقول : ما ابالى اياه مسست أو انفى۔
(طحاوی ص۱۰۱ ج۱، باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟ رقم الحديث :۴۶۲)

مسُّ الذکر ، فقال : انما ھو بِضعة منک ، وانّ لَکَفِّک لَموضِعا غیرُہ۔

(مؤطاامام محمدص ۵٦، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت عمیر بن سعد نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں ایک ایسی مجلس میں حاضر تھا جہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، پس وہاں شرمگاہ کے چھونے کا ذکر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: بےشک وہ تیرے جسم کا ایک حصہ ہے اور یقیناً تیری ہتھیلی تیرے تمام جسم کو چھوتی ہے۔[۱] (مؤطاامام محمد مترجم ص۴٦، رقم الحدیث:۲۳)

(۱۲)......عن ابی الدرداء : انه سئل عن مس الذکر ؟ فقال : انما ھو بضعة منک۔

(مؤطاامام محمدص ۵۸، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ان سے شرمگاہ کے مس کرنے (چھونے) کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: بےشک وہ بھی تیرے بدن کا ایک حصہ ہے۔ (مؤطاامام محمد مترجم ص۴۷، رقم الحدیث:۲۸)

(۱۳)......عن الحسن : عن خمسة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم منھم : علی بن ابی طالب ، وعبد اللہ ابن مسعود ، وحذیفة بن الیمان ، وعمران بن حصین ورجل آخر (رضی اللہ عنھم) کانوا لا یرون فی مس الذکر وضوءاً۔

(طحاوی ص ۱۰۱ ج ۱، باب مس الفرج ھل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴٦۵)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، آپ ﷺ کے پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم جن میں حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت عمران بن حصین،

---

[۱]......عن عمیر بن سعید ، قال : کنت فی مجلس فیه عمار بن یاسر ، فذکر مسَّ الذکر ، فقال : انما ھو بِضعة منک ، مثل انفی أو انفک ، وانّ لَکَفِّک مَوضِعا غیرُہ۔

(طحاوی ص ۱۰۱ ج ۱، باب مس الفرج ھل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴٦۰)

ایک اور صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں' سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضوکوضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۴)......سعید بن المسیب یقول : لیس فی مسّ الذکر وضوء۔ [۱]

(مؤطاامام محمدص۵۳، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: شرمگاہ کے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا۔ (مؤطاامام محمد مترجم ص۴۷، رقم الحدیث:۱۶)

(۱۵)......مُحِلُ الضَّبِیُّ عن ابراهیم النخعی فی مس الذکر فی الصلوة ، قال : انّما هو بضعة منک۔ (مؤطاامام محمدص۵۴، باب الوضوء من مس الذکر)

ترجمہ:......محل الضبی نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے شرمگاہ کے چھونے کے بارے میں بیان کیا کہ: بےشک وہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے۔ [۲]

(مؤطاامام محمد مترجم ص۴۷، رقم الحدیث:۲۰)

(۱۶)......عن الحسن انه کان لا یری فی مس الذکر وضوءاً۔ [۳]

(طحاوی ص۱۰۲ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟ رقم الحدیث :۴۷۲)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ شرمگاہ کے چھونے سے وضوضروری نہیں سمجھتے تھے۔

---

[۱]......عن سعید بن المسیب انه کان لا یری فی مس الذکر وضوءاً۔

(طحاوی ص۱۰۲ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، رقم الحدیث :۴۶۹)

[۲]......عن ابراهیم قال : لا بأس ان یمس الرجل ذکره فی الصلوة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۳ج۲، باب من کان لا یری فیه وضوءًا ، رقم الحدیث:۱۷۵۹)

[۳]......عن الحسن انه کان یکره مس الفرج ، فان فعله لم یر علیه وضوءاً۔

(طحاوی ص۱۰۲ج۱، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، رقم الحدیث :۴۷۱)

دلیل عقلی

ان احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوا ہے کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا۔ دلیل عقلی سے بھی بہت واضح طور پر مسئلہ مدلل ہوجائے گا کہ شرمگاہ کا چھونا ناقض وضونہیں۔ صاحب التنقیح نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ:

”وحکی صاحب ” التنقیح “ قال : اجتمع سفیان ‘ وابن جریج ‘ فتذاکرا مس الذکر ‘ فقال ابن جریج : یتوضأ منه ‘ وقال سفیان : لا یتوضأ منه ‘ ارأیت لو أمسک بیده منیا ما کان علیه ؟ قال ابن جریج : یغسل یده ، قال فایهما اکبر ‘ المنی ‘ أو مس الذکر ؟ فقال ... الخ۔

(نصب الرایة لأحادیث الهدایة ص۱۱۴(وفی نسخۃ:ص۷۰)ج۱، فصل : فی نواقض الوضوء)

حضرت سفیان ثوری اور حضرت ابن جریج رحمہما اللہ کی مجلس میں مس ذکر پر مذاکرہ ہوا کہ کیا شرمگاہ کو چھونے سے وضوٹوٹ جائے گا یانہیں؟ تو حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا:اس سے وضوواجب ہوگا،اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: وضوواجب نہیں ہوگا، پھر حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: بتاؤ!کسی نے منی کو چھویا تو کیا حکم ہے؟ تو حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاتھ دھولے،اس پر حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: کس میں بڑی ناپاکی ہے؟منی میں یا شرمگاہ کو چھونے میں؟ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ نے اس دلیل عقلی پر ایک جملہ کہا،(لیکن اس کا ذکر مناسب نہیں)۔

(۲):......عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

(۲):......عورت کوچھونے سے وضونہیں ٹوٹتا

(۱)......عن عائشة رضی اللہ عنها زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت : کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ، ورجلای فی قبلته ' فاذا سجد غمزنی ' فقبضت رِجْلَیَّ ' فاذا قام بسطتهما ، قالت : والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح۔ ۱؎ (بخاری، باب الصلاة علی الفراش ، رقم الحدیث:۳۸۲)

۱؎...... بخاری، باب التطوع خلف المرأة ، رقم الحدیث:۵۱۳۔مسلم، باب الاعتراض بین یدی المصلی، رقم الحدیث:۵۱۲۔نسائی، ترک الوضوء من مس الرجل امرأته من غیر شهوة ، رقم الحدیث:۱۶۸۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں' مثلا

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : بئسما عدلتمونا بالکلب والحمار ' لقد رأیتنی و رسول اللہ صلی الله علیه وسلم یصلی وانا مضطجعة بینه و بین القبلة ، فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فقبضتهما۔(بخاری، باب هل یغمز الرجل امرأته عند السجود لکی یسجد ؟ رقم الحدیث:۵۱۹)

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : کنت امد رجلی فی قبلة النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی ' فاذا سجد غمزنی فرفعتها فاذا قام مددتها۔

(بخاری، باب مایجوز من العمل فی الصلوة ، رقم الحدیث:۱۲۰۹)

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : بئسما عدلتمونا بالحمار والکلب ' لقد رأیت رسول اللہ صلی الله علیه وسلم یصلی وانا معترضة بین یدیه ، فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فضَمَمْتها الی ثم یسجد۔(ابوداؤد، باب من قال المرأة لا تقطع الصلوة ، رقم الحدیث:۷۱۲)

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها انها قالت : کنت اکون نائمة و رجلای بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی من اللیل ' فاذا اراد ان یسجد ضرب رجلی فقبضتهما فسجد۔

(ابوداؤد، باب من قال المرأة لا تقطع الصلوة ، رقم الحدیث:۷۱۳)

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : لقد رأیتمونی معترضة بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ' ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی ، فاذا اراد ان یسجد غمز رجلی فضممتها الیّ ثم یسجد۔(نسائی، ترک الوضوء من مس الرجل امراته من غیر شهوة ، رقم الحدیث:۱۶۷)

ترجمہ:...... نبی پاک کی زوجہ محترمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں آپ ﷺ کے سامنے سوتی تھی، اور میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ (سجدے) کی جانب ہوتے تھے، پس جب آپ ﷺ سجدہ (کا ارادہ) فرماتے تو مجھے ہاتھ سے اشارہ فرماتے تو میں اپنے پاؤں کو سکیڑ (کھینچ) لیتی، پھر جب آپ ﷺ (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہوتے تو میں پاؤں (کو پھر) پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:- ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

تشریح:......" ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے" کا مطلب یہ ہے کہ: اس وقت اندھیرا ہوتا تھا اس لئے مجھے پتہ نہیں چلتا کہ آپ ﷺ کب سجدہ کے لئے تشریف لائیں گے، ورنہ میں خود ہی پاؤں نہ پھیلاتی۔

(۲)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة من الفراش ، فالتمستُه ، فوقعت يدى على بطن قدمه ، وهو فى المسجد وهما منصوبتان ، وهو يقول : اللّهم انى اعوذ برضاک من سخطک ، وبمعافاتک من عقوبتک ، واعوذ بک منک ، لا احصى ثناء عليک ، انت كما اثنيت على نفسک۔ (مسلم، باب ما يقال فى الركو ع والسجود ؟ رقم الحديث:۴۸٦)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر پر نہیں پایا، میں آپ کو تلاش کرنے لگی، تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے تلوے (پاؤں کے نچلے حصہ) پر پڑا، جبکہ آپ ﷺ مسجد (سجدہ) میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں مبارک کھڑے تھے، اور آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے: اے اللہ! آپ کے غصہ سے آپ کی رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں، اور آپ کی سزا سے آپ کی معافی کی پناہ میں

آتا ہوں،اورآپ کے ڈرہی کی وجہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں،آپ کی تعریف کا کوئی احصاءنہیں کرسکتا جیسا کہ آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔

(۳)......عن عروة عن عائشة رضی الله عنها ' انّ النبی صلی الله علیه وسلم : انه قبّل بعض نسائه ثم خرج الی الصلاة ولم یتوضأ ، قال عروة : فقلت لها : من هی الا انتِ ؟ فضحکت ۔ ۱ (ابوداؤد، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۱۷۹)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے، پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور وضونہیں فرماتے ۔(راوی

۱......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قسم کی روایتیں بہت سے طرق سے مختلف کتابوں میں مروی ہیں، مثلا:

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله علیه وسلم قبّلها ولم یتوضأ ۔

(ابوداؤد، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۱۷۸)

(۲)......عن عروة عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله علیه وسلم قبّل بعض نسائه ' ثم خرج الی الصلاة ولم یتوضأ ، قال : قلت : من هی الا انتِ؟ [قال :] فضحکت ۔

(ترمذی، باب [ما جاء فی] ترک الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۸۶۔ابن ماجہ، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۵۰۲)

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ النبی صلی الله علیه وسلم : کان یقبّل بعض ازواجه ' ثم یصلّی ولا یتوضأ ۔(نسائی، باب ترک الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۱۷۰)

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها : انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم : کان یتوضأ ثم یقبّل و یصلّی ولا یتوضا ، وربما فعله بی ۔(ابن ماجہ، باب الوضوء من القبلة ، رقم الحدیث:۵۰۳)

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها قالت : لا تعاد الصلاة من القبلة ، کان النبی الله علیه وسلم یقبّل بعض نسائه ویصلی ولا یتوضأ ۔

(نصب الرایۃ ص۱۱۸ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:) میں نے کہا: آپ کے علاوہ وہ زوجہ محترمہ کون ہوں گی؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

(۴)......عن ام سلمة رضی الله عنها قالت :کان رسول الله صلی الله علیه وسلم : یقبل ثم یخرج الی الصلاۃ ، ولم یحدث وضوءا ۔(مجمع الزوائد ص۳۴۱ ج۱، باب فیمن قبّل أو لامس ، رقم الحدیث:۱۲۸۰۔طبرانی، رقم الحدیث:۳۸۰۳)

ترجمہ:......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے، پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور نیا وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۵)......عن عائشة رضی الله عنها انه بلغها قول ابن عمر : فی القبلة الوضوء ، فقالت :کان رسول الله صلی الله علیه وسلم : یقبل وهو صائم ثم لا یتوضأ۔

(دارقطنی ص۱۴۳ ج۱،باب صفة ما ینقض الوضوء وما روی فی الملامسة والقبلة ، رقم الحدیث:۴۸۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول پہنچا کہ:''بوسہ سے وضو ضروری ہے'' تو فرمایا کہ: نبی کریم ﷺ روزہ کی حالت میں (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے،اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۶)......عن حفصة زوج النبی صلی الله علیه وسلم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم:انه کان یتوضأ للصلاۃ ثم یقبل ، ولا یحدث وضوءا۔

(دارقطنی ص۱۴۷ ج۱، باب صفة ما ینقض الوضوء وما روی فی الملامسة والقبلة ، رقم الحدیث:۴۹۶)

ترجمہ:......نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے وضو فرماتے پھر بوسہ لیتے اور نیا وضو نہیں فرماتے۔

(۷)......عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال : قلت : یا رسول الله ! الرجل یتوضأ ' ثم یقبّل اهله و یلاعبها أینقض ذلک وضوء ه ؟ قال : لا ، رواه ابن عدی فی " الکامل فی الضعفاء" ص۱۶۰ج۳)۔

(نصب الرایۃ ص۱۲۰ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! ایک آدمی وضو کرے پھر اپنی بیوی کا بوسہ لے اور اس سے ملاعبت کرے تو کیا اس کا وضو ٹوٹ جائے گا؟ (تو آپ ﷺ نے) فرمایا: نہیں۔

(۸)......عن ابی هریرة رضی الله عنه ' قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل ' ثم یخرج الی الصلاة ولا یحدث وضوء ا۔

(نصب الرایۃ ص۱۲۰ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے، پھر نماز کے لئے تشریف لاتے اور نیا وضو نہیں فرماتے۔

(۹)......عن ابن عمر رضی الله عنه ' قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل ' ولا یعید الوضوء۔

(نصب الرایۃ ص۱۲۰ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ لیتے، اور وضو کو نہیں لوٹاتے، (یعنی نیا وضو نہیں فرماتے)۔

(۱۱)......عن ابی مسعود الانصاری رضی الله عنه : ان رجلا اقبل الی الصلاة ' فاستقبله امرأته ' فاکب الیها فتناولها ' فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک

له ' فلم ينهه ۔(مجمع الزوائدص۱۳۴۱ج۱، باب فیمن قبّل أو لامس ، رقم الحدیث :۱۲۷۹۔طبرانی، رقم الحدیث:۷۲۲۵)

ترجمہ:......حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:ایک شخص نماز کی طرف متوجہ ہوئے (یعنی نماز پڑھنے لگے،اس حالت میں)ان کی بیوی سامنے آ گئی،تو یہ صاحب اس کی طرف متوجہ ہو گئے، اوراس کو بوسہ دے دیا، پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوراس بات کا تذکرہ کیا،تو آپ ﷺ نے ان کو(نماز سے)نہیں روکا۔(اور دو بارہ وضو کا حکم نہیں فرمایا)۔

(۱۲)......عن عائشة رضی الله عنها انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قبّلها وهو صائم ، وقال : ان القبلة لا تنقض الوضوء ولا تفطر الصائم ، وقال : یا حمیراء ! ان فی دیننا لسعة ، رواه اسحاق بن راهویه فی " مسنده "۔

(نصب الرایۃص۱۱۸ج۱، فصل فی نواقض الوضوء ، احادیث مس المرأة)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لیتے ،اورفرماتے : یقیناً بوسہ وضو کو نہیں توڑتا اور نہ روزہ کو توڑتا ہے،اورفرمایا: اے حمیراء! بیشک ہمارے دین میں وسعت ہے۔

(۱۳)......عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : لیس فی القبلة وضوء۔(دارقطنی ص۱۴۳ج۱، باب صفة ما ینقض الوضوء وما روی فی الملامسة والقبلة رقم الحدیث:۴۸۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بوسہ سے وضو ضروری نہیں ہے۔

(۱۴)......ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه خرج الی الصلاة ' فَقَبَّلَتُهُ امرأته ' فصلی ولم یتوضأ ۔ (مصنف عبدالرزاق ص۱۳۵ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحدیث:۵۰۸)

ترجمہ:......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لئے نکلے (یعنی گھر سے نکل رہے تھے) تو ان کی بیوی نے ان کا بوسہ لیا، آپ رضی اللہ عنہ نے (اسی حالت میں یعنی بغیر وضو کئے گھر سے نکل کر) نماز پڑھ لی اور وضو نہیں کیا۔

(۱۵)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : ما اُبالی قبّلتها أو شممت ریحانا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۴ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحدیث:۵۰۵)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لوں' یا کسی پھول کو سونگھ لوں۔

(۱۶)......عن ابن عباس رضی الله عنهما : انه کان لا یری فی القبلة وضوءاً۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۸، باب من قال : لیس فی قبلة وضوء ، رقم الحدیث:۴۸۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ بوسہ سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۷)......عن الحسن : انه کان لا یری فی القبلة وضوءاً۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۸، باب من قال : لیس فی قبلة وضوء ، رقم الحدیث:۴۹۰)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ بوسہ سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

(۱۸)......عن الحسن قال : لیس فی القبلة وضوء۔

ترجمہ:……حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: بوسہ سے وضو ضروری نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۶ ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحديث:۵۱۳)

(۱۹)……عن عطاء قال : ليس فى القبلة وضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۹، باب من قال : ليس فى قبلة وضوء ، رقم الحديث:۴۹۱)

ترجمہ:……حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: بوسہ سے وضو ضروری نہیں۔

(۲۰)……عن مسروق قال : ما ابالى قبّلتها أو قبلت يدى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸۹، باب من قال : ليس فى قبلة وضوء ، رقم الحديث:۴۹۱)

ترجمہ:……حضرت مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے پرواہ نہیں کہ میں بیوی کا بوسہ لوں، یا اپنے ہاتھ کا بوسہ لوں۔

(۲۱)……عن ابى جعفر قال : ليس فى القبلة وضوء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۹۰، باب من قال : ليس فى قبلة وضوء ، رقم الحديث:۴۹۴)

ترجمہ:……حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: بوسہ سے وضو ضروری نہیں۔

لمس سے مراد جماع ہے

(۲۲)……عن على رضى الله عنه :﴿ او لامستم النساء ﴾ قال : هو الجماع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۶ ج۱، قوله : ﴿ او لامستم النساء ﴾، رقم الحديث:۱۷۷۱)

ترجمہ:……حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے ارشاد:﴿او لامستم النساء﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ: اس سے مراد جماع ہے۔

(۲۳)……عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : هو الجماع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۵ ج۱،قوله : ﴿ او لامستم النساء ﴾، رقم الحديث:۱۷۶۸/۱۷۷۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالی کے ارشاد: ﴿ او لامستم النساء ﴾ کی تفسیر میں منقول ہے کہ: اس سے مراد جماع ہے۔

(۲۴)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : اللمس والمس والمباشرة الى الجماع ، ولكن الله يكنى ما شاء لما شاء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۰۸ج۱، قوله : ﴿ او لامستم النساء ﴾ ، رقم الحديث:۱۷۸۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے (اللہ تعالی کے ارشاد: ﴿او لامستم النساء ﴾ کے بارے میں منقول ہے کہ: لمس، مس اور مباشرت جماع ہی ہیں، لیکن اللہ تعالی جو چاہے جس کے لئے چاہے کنایہ بیان فرماتے ہیں۔

(۲۵)......عن قتادة : ان عبيد بن عمير، و سعيد ابن جبير و عطاء بن ابی رباح رحمهم الله : اختلفوا فی الملامسة ، قال : سعيد و عطاء : هو اللمس و الغمز، وقال عبيد بن عمير : هو النكاح ، فخرج عليهم ابن عباس رضی الله عنهما وهم كذلک فسألوه واخبروه بما قالوا ، فقال : اخطأ الموليان واصاب العربيى ، وهو الجماع ، ولكنّ الله يَعِفُّ و يَكْنى ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۱۳۴ج۱، باب الوضوء من القبلة واللمس والمباشرة ، رقم الحديث:۵۰٦)

ترجمہ:......حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبید بن عمیر، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ میں لمس کے معنی میں اختلاف ہوا، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ نے فرمایا کہ: اس سے مراد چھونا اور پکڑنا ہے، حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے فرمایا: اس سے مراد نکاح (یعنی جماع) ہے، یہ حضرات اسی بحث میں مشغول تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے،

توان حضرات نے (اپنا مسئلہ اوراختلاف) ان کے سامنے پیش کیا، اور فتوی پوچھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: دونوں موالی (آزادکردہ غلام یعنی حضرت سعید بن جبیر اور حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ) خطاء کر گئے اور عربی (یعنی حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ) نے صحیح جواب دیا کہ، اس سے مراد جماع ہی ہے، لیکن اللہ تعالی نے بطور عفت کنایہ سے تعبیر فرمایا۔

(۲٦)......عن الحسن رحمه الله قال : الملامسة الجماع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، باب قول الله تعالی : او لامستم النساء ، رقم الحديث:۱۷۷۷)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: لمس سے مراد جماع ہے۔

آیت سے مراد ''چھونا'' لینے والوں کے دلائل کے جوابات

جو حضرات عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹنے کے قائل ہیں، ان کی بڑی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

﴿ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰٓى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ مِّنۡهُ ﴾۔

(سورۂ مائدہ، آیت نمبر:٦)

ترجمہ:......اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے جسمانی ملاپ کیا ہو، اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمّم کرو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو۔ (آسان ترجمہ)

ہمارے نزدیک آیت سے مراد جماع ہے، روایات گذر چکی ہیں۔ آیت سے جماع مراد لینے کے چند قرائن ہیں:

(۱)......حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبید بن عمیر، حضرت حسن بصری (رضی اللہ عنہم اور رحمہما اللہ) سے جماع کی تفسیر منقول ہے۔

(۲)......بکثرت احادیث پر عمل ہو جائے گا، جو گذر چکی ہیں، اگر چھونا مراد لیا جائے تو ان تمام احادیث کا ترک لازم آئے گا۔

(۳)......آیت میں اصل مقصود تیمّم کا بیان ہے، اور یہ بتلانا مقصود ہے کہ تیمّم حدث اصغر اور حدث اکبر دونوں سے ہوسکتا ہے۔﴿ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنكُمْ مِّنَ الْغَائِطِ ﴾ سے حدث اصغر کو بیان کیا گیا ہے، اور حدث اکبر کے لئے ﴿ اَوْ لٰمَسْتُم ﴾ کے کنائی الفاظ استعمال کئے گئے، اگر ''اَوْ لٰمَسْتُم '' کو بھی حدث اصغر پر محمول کر لیا گیا تو یہ آیت حدث اکبر کے بیان سے خالی رہ جائے گی۔

(۳)......نیز ''اَوْ لٰمَسْتُم '' باب مفاعلہ سے ہے جو مشارکت پر دلالت کرتا ہے، اور مشارکت جماع اور مباشرت فاحشہ ہی میں ہوسکتی ہے۔

(۴)......عرب لمس سے تو چھونا مراد لیتے ہیں، جیسے﴿ فلمسوہ بایدیهم ﴾ارشاد فرمایا گیا، لیکن غور کرنے کی بات یہ ہے کہ: جب لمس کی اضافت عورت کی طرف کی جائے تو اس وقت معنی جماع کے ہوتے ہیں، چھونے کے نہیں ہوتے، جیسے یہاں ﴿ لٰمَسْتُم النساء ﴾فرمایا گیا ہے۔

(۵)......یہ ایسا ہی ہے جیسے وطی کا لفظ، وطی کے معنی چلنے کے ہیں، مشی بالاقدام، یعنی پیروں سے چلنا، روندنا، لیکن اگر لفظ وطی کی نسبت عورت کی طرف کر دی جائے تو پھر جماع کے معنی مراد ہوں گے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:﴿ وان طلقتموهنّ من قبل ان تمسوهن ﴾۔

بالاتفاق تمام مفسرین کی تحقیق کے مطابق'' وان طلقتموھنّ من قبل ان تمسوھن '' کے معنی ہیں:'' من قبل ان تجامعوھن ''یعنی اگر جماع سے پہلے تم نے اپنی بیوی کوطلاق دیدی تو' مس کنایہ ہے: جماع سے،تو پھر یہاں جماع کے معنی کیوں مرادنہیں ہوں گے؟۔

(۶)......قرأت دوطرح کی ہیں:ایک'' لٰمَسْتُم و لَمَسْتُم '''' لَمَسْتُم '' کا ظاہرتو یہ ہے کہ ہاتھ سے مس مراد ہو،اور'' لٰمَسْتُم '' یہ باب مفاعلہ کی وجہ سے مشارکت کوچاہتا ہے،اگر دونوں کے معنی الگ الگ مراد لئے جائیں تو دونوں قرأتیں متحداور صحیح ہوجائیں گی۔(درس ترمذی ص۳۱۱ج۱۔درس مظفری ص۱۰۶ج۲)

ازواج مطہرات نے اپنی نجی زندگی کے پہلو کیوں بیان کئے؟

بعض منکرین حدیث اور ملحدین حدیث'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے بوسہ دیا اور وضونہیں فرمایا'' یہ حدیث اوراس جیسی دوسری احادیث پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ: ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اپنی زندگی کے متعلق ایسی باتیں لوگوں کے سامنے کیوں بیان فرمائیں، جو ایک عام عورت بھی بیان کرتے ہوئے شرماتی ہے؟۔لیکن مفسدین کا یہ اعتراض باطل محض اور مزاج دین سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے، کیونکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر شرعاً یہ ذمہ داری عائد ہوتی ،اوران کا فرض منصبی یہ تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کے وہ پہلو لوگوں کے سامنے تعلیماً بیان کریں جن کا علم ان کے علاوہ اورکسی کونہیں ہوسکتا' تاکہ گھریلو زندگی سے متعلق دین کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنتیں ان کے سامنے آسکیں،ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اس تعلیم وتعلم میں نام ونہاد حیا اور شرم کوکبھی آڑے آنے نہیں دیا،اگر خدانخواستہ وہ ایسا کرتیں تو شریعت کے بہت سے احکام پردۂ خفا میں رہ جاتے۔حیا بیشک جزو ایمان ہے،

لیکن یہ اس وقت تک مستحسن ہے جب تک وہ کسی شرعی یا طبعی ضرورت میں رکاوٹ نہ بنے، لیکن تعلیم وتبلیغ اورضرورت کے وقت حیا کا بہانہ قطعی غیر معقول ہے۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ نے جوسوال کیا وہ بظاہر سوءادب کامستلزم ہے،اس کا جواب یہ ہے کہ: یہ مسئلہ حضرات صحابہ اورتابعین کے یہاں مختلف فیہ رہا ہے کہ عورت کے چھونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے یانہیں؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تصریح فرمادی کہ: آپ ﷺ بعض ازواج مطہرات کا بوسہ لیتے تھے اور وضونہیں فرماتے تھے۔اس میں دو احتمال ہوسکتے ہیں(۱): خود صاحب واقعہ ہو،اور بوسہ کا مصداق آپ خود ہی ہوں،تو بات قطعی اوریقینی ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔(۲): دوسری صورت یہ ہے کہ: یہ واقعہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیش نہ آیا ہو،البتہ امہات المؤمنین میں سے کسی ایک سے سنا ہو،اور پھر واقعہ کونقل فرمادیتی ہوں،تو یہ خبرواحد بن گیا جوظنی ہے جس سے ایک یقینی اورقطعی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا،تو حضرت عروہ رحمہ اللہ نے سوال کرکے مختلف فیہ مسئلہ کی اصل روح تک رسائی حاصل کرکے اس سوال سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ: اگرآپ ہی صاحب واقعہ ہیں تو بات قطعی ہے،اوراس میں کسی جانب مخالف کا احتمال نہیں ہے،لہذا جولوگ یہ کہتے ہیں کہ: بوسہ وضوکوتوڑدیتا ہے،تو ان کے اس قول کا بوجہ بے دلیل ہونے کے کوئی اعتبار نہیں۔

(درس ترمذی ص۳۱۱ج۱۔توضیح السنن ص۳۸۱ج۱)

دلیل عقلی:...... قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ عورت کوچھونے سے وضونہیں ٹوٹنا چاہئے، کیونکہ عورت ناپاک نہیں ہے، کتے، خنزیراوران کے پیشاب وپاخانہ کا چھونا بھی ناقض وضو نہیں تو عورت کوچھونے سے کیوں وضوٹوٹ جائے گا؟۔

جنبی کا قرآن چھونا

اور تلاوت کرنا

محدث اور بے وضو شخص کا قرآن کریم کو چھونا جائز نہیں ہے۔ اور جنبی و حائضہ کا تلاوت کرنا بھی جائز نہیں۔ اس مختصر رسالہ میں قرآن کریم کی آیت مبارکہ، اور آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار قیمہ اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے اقوال ثمینہ سے ان دو مسئلوں کو مدلل کیا گیا ہے۔ موضوع کے متعلق مختصر مگر بہت مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

قرآن کریم کی نص اور آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے یہ بات ثابت ہے کہ جنبی اور بے وضو کا قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں۔ اور اس پر امت کا اجماع نقل کیا گیا ہے، چنانچہ شیخ عبدالرحمٰن الشافعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''و لایجوز مس المصحف ولا حمله لمحدث بالاجماع ''۔

(رحمۃ الامۃ ص ۱۵۔ حدیث اور اہل حدیث ص ۲۳۱)

یعنی اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ بے وضو شخص کے لئے قرآن کو چھونا اور اٹھانا جائز نہیں۔

مگر ایک جماعت کا مسلک ان احادیث اور آثار اور قرآن پاک کی نص کے خلاف یہ ہے کہ: ''وقيل لا يشترط الطهارة لمس المصحف وجزم به الشوكاني وغيره من اصحابنا ''۔ (نزل الابرار ص ۹ ج ۱)

''اور کہا گیا ہے کہ قرآن کو چھونے کے لئے طہارت شرط نہیں ہے، اسی پر ہمارے اصحاب میں سے شوکانی وغیرہ نے جزم کیا ہے''۔

''اگر چہ محدث را مس مصحف جائز باشد''۔ (عرف الجادی ص ۱۵)

یعنی اگر چہ بے وضو شخص کے لئے قرآن کو چھونا جائز ہے۔ (حدیث اور اہل حدیث ص ۲۳۱)

اس مختصر رسالہ میں آیت پاک اور احادیث و آثار سے اس مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے کہ بلا وضو قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں۔ اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو قبول فرمائے۔ مرغوب احمد

﴿لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿لَا یَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾۔(پارہ:۲۷،سورۂ واقعہ،آیت نمبر:۷۹)

ترجمہ:......اس کو وہی لوگ چھوتے ہیں جو خوب پاک ہیں۔

آپ ﷺ کے مکتوب گرامی میں بلا طہارت قرآن کو نہ چھونے کا حکم فرمانا

(۱)......مالک عن عبد الله بن ابی بکر بن حزم رضی الله عنه : انّ فی الکتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم : ان لا یمسّ القرآن الا طاهر۔(مؤطا امام مالک ص۱۹۱، باب الامر بالوضوء لمن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۷۸)

ترجمہ:......حضرت امام مالک رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر بن حزم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا' اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ: کوئی بغیر پاکی کے قرآن کو نہ چھوئے۔

(اردو ترجمہ مع شرح مؤطا امام مالک ص۳۷۸ ج۱، باب الامر بالوضوء لمن مس القرآن ، رقم الحدیث :۵۶۱۔مؤطا امام محمد مترجم ص۱۴۵، باب الرجل یمس القرآن ، رقم الحدیث :۲۹۵)

آپ ﷺ کی حاکم کو نصیحت کہ: بلا طہارت کے قرآن کو نہ چھوئے

(۲)......عن حکیم بن حزام رضی الله عنه : ان النبی صلی الله علیه وسلم ' لما بعثه والیا الی الیمن قال : لا تمس القرآن الا وانت طاهر۔

(مستدرک حاکم ص۴۸۵ ج۳، دار الباز ' مکة المکرمة)

ترجمہ:......حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے جب

انہیں یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ارشاد فرمایا کہ: تم قرآن کریم کو بغیر طہارت کے نہ چھونا۔

تشریح......ایک روایت میں بجائے یمن کے نجران کا ذکر ہے:

''عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی الله عنه قال : كان فی كتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لعمرو بن حزم حین بعثه الی نجران ، الخ''۔

(دارقطنی ص ۱۲۸ ج۱، باب فی نهی المحدث عن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۳۰)

قرآن کریم کو پاک آدمی کے سوا اور کوئی نہ چھوئے

(۳)......عن سلیمان بن موسی قال : سمعت سالما یحدث عن ابیه قال : قال النبی صلی الله علیه وسلم قال : لا یمسّ القرآن الا طاهرا۔

(دارقطنی ص ۱۲۸ ج۱، باب فی نهی المحدث عن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۳۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قرآن کریم کو پاک آدمی کے سوا اور کوئی نہ چھوئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بلا طہارت قرآن کے چھونے سے روک دیا جانا

(۴)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال : خرج عمر متقلدا السیف ، فقیل له : ان ختنک واختک قد صبوا ، فأتاهما عمر وعندهما رجل من المهاجرین یقال له : خباب ، وکانوا یقرء ون طٰه ، فقال : اعطونی الکتاب عندکم اقرأه ، وکان عمر یقرأ الکتاب ، فقالت له اخته : انک رجس ، ولا یمسّه الا المطهرون ، فقُمْ فَاغْتَسِلْ أو توضَّأ ، فقام عمر فتوضأ ، ثم اخذ الکتاب فقرأ طه۔

(دارقطنی ص ۱۲۹ ج۱، باب فی نهی المحدث عن مس القرآن ، رقم الحدیث :۴۳۵)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار

لٹکا کر نکلیں، آپ سے کہا گیا کہ: آپ کے تو بہنوئی اور بہن صابی ہو گئے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سیدھے بہن' بہنوئی کے پاس پہنچے، ان کے پاس مہاجرین میں سے ایک صاحب جنہیں خباب (حضرت خباب رضی اللہ عنہ) کہا جاتا ہے موجود تھے، یہ سورۂ طٰہ پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ وہ کتاب مجھے دو جو تم پڑھ رہے تھے، میں بھی پڑھوں، (چنانچہ ان سے لے کر) کتاب پڑھنے لگے، آپ سے آپ کی بہن نے کہا: تم تو ناپاک ہو، اور کتاب اللہ کو پاک لوگ ہی چھوتے ہیں، اس لئے کھڑے ہو اور غسل یا وضو کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور وضو کیا پھر کتاب لے کر سورۂ طٰہ پڑھی۔

قرآن کریم کو پاک آدمی یعنی وضو والا ہی چھوئے

(۵)......عن ابن عمر : انه كان لا يمس المصحف الا وهو طاهر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۸ ج ۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف ؟ رقم الحديث :۷۵۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم کو پاک آدمی (یعنی باوضو شخص) ہی چھوئے۔

بیشک قرآن کریم کو بلا وضو کے کوئی چھو نہیں سکتا

(۶)......عن عبد الرحمن بن يزيد قال : كنا مع سلمان في حاجة ' فذهب فقضى حاجته ' ثم رجع فقلنا له : توضأ يا ابا عبد الله لعلّنا ان نسألك عن آيٍ من القرآن ' قال : قال : فاسألوا ' فاني لا امسّه ' انه لا يمسّه الا المطهرون قال : فسألناه ' فقرأ علينا قبل ان يتوضأ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۲، فی الرجل یقرأ القرآن وهو غیر طاهر ، رقم الحديث :۱۱۰۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، وہ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے، جب قضائے حاجت سے فارغ ہوکر واپس تشریف لائے تو ہم نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ وضو فرمالیں، شاید ہم آپ سے قرآن کریم کی ایک آیت کے متعلق سوال کریں گے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے سوال کرو، کیونکہ میں قرآن کریم کو چھوؤں گا نہیں، بیشک قرآن کریم کو بلا وضو کے کوئی چھونہیں سکتا، پھر ہم نے ان سے سوال کیا اورانہوں نے وضوکرنے سے پہلے بغیر ہمارے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔

حائضہ بغیر جزدان کے قرآن پاک کونہیں چھوتی تھی

(۷)......کان ابو وائل رضی اللہ عنہ یُرسِل خادمَہُ وھی حائضٌ الی ابی رزین ' فتأتیہ بالمُصحف فتُمسِکُہ بعِلا قتہ۔

(بخاری ص۴۳، باب قراء ۃ الرجل فی حَجر امرأتہ وھی حائض ، قبل رقم الحدیث :۲۹۷)

ترجمہ:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ اپنی خادمہ کوحیض کی حالت میں حضرت ابورزین رحمہ اللہ کے پاس بھیجتے تھے، اور خادمہ قرآن ان کے یہاں سے جزدان میں لپٹا ہوا اپنے ہاتھ سے پکڑ کر لاتی تھی۔

تشریح:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ کے اس اثر کو ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے سند صحیح کے ساتھ موصولا ذکر فرمایا ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

''حدثنا جریر عن مغیرۃ : کان ابو وائل رحمہ اللہ یُرسِل خادمَہُ وھی حائضٌ الی ابی رزین ' فتأتیہ بالمُصحف من عندہ' فتُمسِکُ بعِلاقتہ ''۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۷ج۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف؟ رقم الحدیث:۷۵۰۰)

شعبی، طاووس، قاسم رحمہم اللہ بلا وضو قرآن کے چھونے کو مکروہ کہتے تھے

(۸)......عن الشعبی و طاووس والقاسم بن محمد : کرهوا ان یمس المصحف وهو علی غیر وضوء۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۲ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التی فیها القرآن ، رقم الحدیث: ۱۳۳۴)

ترجمہ:......حضرت امام شعبی، حضرت طاوس، حضرت قاسم بن محمد رحمہم اللہ بغیر وضو کے قرآن پاک کے چھونے کو مکروہ کہتے تھے۔

قرآن کی آیت لکھے ہوئے دراہم اور دنانیر، بغیر وضو نہ چھوئے جائیں

(۹)......عن عطاء قال : اُحبّ ان لا تُمَسّ الدراهم والدنانیر الا علی وضوء، ولکن لا بد للناس من مسها، جبلوا علی ذلک ، قال ابن جریج : و کره عطاء ان تمس الحائض والجنب الدنانیر والدراهم۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التی فیها القرآن ، رقم الحدیث: ۱۳۳۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ پسند ہے کہ دراہم اور دنانیر (جن پر قرآن کریم کی آیت لکھی ہو) بغیر وضو نہ چھوئے جائیں، لیکن لوگوں کے لئے ان کا چھونا ضروری ہے، وہ اس پر مجبور ہیں، (یہ لوگوں کی قدیم عادت ہے، بغیر دراہم و دنانیر کے زندگی کیسے گذاری جائے)۔ حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عطاء رحمہ اللہ حائضہ اور جنبی کے لئے ان دراہم و دنانیر کو پکڑنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۰)......عن الزهری قال : لا تُمَسّ الدراهم التی فیها القرآن الا علی وضوء۔

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:جن دراہم میں قرآن کریم (کی آیات لکھی ہوں ان) درہموں کو بغیر وضو کے نہ چھویا جائے۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التى فيها القرآن ، رقم الحديث: ۱۳۳۶)

(۱۱)......عن الزهرى قال : لا تُمَسّ الدراهم التى فيها القرآن الا على وضوء ۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۳ ج۱، باب مس المصحف والدرهم التى فيها القرآن ، رقم الحديث: ۱۳۳۶)

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:جن دراہم میں قرآن کریم (کی آیات لکھی ہوں ان) درہموں کو بغیر وضو کے نہ چھویا جائے۔

بلا وضو کے کسی حائل سے قرآن کو اٹھانا جائز ہے

(۱۲)......عن الحسن قال : لا بأس ان يتناول الرجل المصحف اذا كان فى وعائه ' او بعلا قته۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۳۸ ج۵، فى الرجل على غير وضوء والحائض : يمسان المصحف ؟ رقم الحديث :۷۵۰۱)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:(بے وضو آدمی) کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ قرآن کریم کو کسی برتن یا ڈول میں حاصل کرے۔(یعنی اس کے ذریعہ سے پکڑے)

(۱۳)......عن القاسم– يعنى : الاعرج – قال : رأيت سعيد بن جبير قرأ فى المصحف ثم ناول غلاما له مجوسيا بعلاقته۔

ترجمہ:......حضرت قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا کہ: انہوں نے (بغیر چھوئے ہوئے) قرآن کریم کو پڑھا، پھر ان کے مجوسی غلام نے ڈول میں اس کو حاصل کیا۔ (یعنی اس کے ذریعہ سے پکڑا)

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۸ ج ۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف ؟ رقم الحدیث :۷۵۰۲)

(۱۴)......عطاء یقول : لا بأس ان تأخذ الحائض بعلاقته المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۸ ج ۵، فی الرجل علی غیر وضوء والحائض : یمسان المصحف ؟ رقم الحدیث :۷۵۰۳)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ قرآن کریم کو ڈول (کے ذریعہ) پکڑے۔

(۱۵)......عن عطاء : فی الحائض تناول من المسجد الشیء ؟ قال : نعم ، الا المصحف۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۳۷ ج ۵، فی الحائض تناول من المسجد الشیء ؟ رقم الحدیث : ۷۴۹۸)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حائضہ مسجد سے کوئی چیز حاصل کرسکتی ہے، (یعنی لے سکتی ہے اور پکڑ سکتی ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، سوائے قرآن کریم کے۔

جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کا تلاوت کرنا جائز نہیں

حائضہ اور جنبی کے لئے ذکر وتسبیح وغیرہ کے جواز پر اجماع ہے، البتہ تلاوت قرآن کے بارے میں کچھ اختلاف ہے، ائمہ ثلاثہ اور جمہور صحابہ وتابعین رحمہم اللہ کے نزدیک تلاوت جائز نہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث نقل کرکے فرماتے ہیں کہ: ''عن علی رضی الله عنه قال :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا''۔

''قال ابو عيسى حديث على [هذا] حديث حسن صحيح ، وبه قال غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين ، قالوا : يقرأ الرجل القرآن على غير وضوء، ولا يقرأ فى المصحف الا وهو طاهر''۔

(ترمذی، باب ما جاء فی الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنبا ، رقم الحديث :۱۴۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، جب تک کہ جنبی نہ ہوتے۔(یعنی اگر جنبی ہوتے تو قرآن نہیں پڑھاتے)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ کی یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔اور صحابہ اور تابعین میں سے بہت سے اہل علم کی یہی رائے ہے کہ: بغیر وضو کے قرآن پڑھ سکتے ہیں، اور قرآن میں دیکھ کر باوضو ہی پڑھ سکتا ہے۔(یعنی بلا وضو قرآن شریف کو چھونا جائز نہیں، اور ہاتھ لگائے بغیر کوئی قرآن کو دیکھ کر پڑھنا چاہے تو جائز ہے)۔

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جنبی کے لئے آیات یسیرہ تعوذ کے لئے پڑھی جائیں تو

کوئی حرج نہیں، حائضہ میں ان کی دو روایتیں ہیں۔امام بخاری، ابن المنذر اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ بھی جواز کے قائل ہیں۔

شیخ علی بن احمد بن سعید بن حزم ظاہری لکھتے ہیں کہ:

قرآن کریم کی تلاوت کرنا، سجدۂ تلاوت کرنا، مصحف کو چھونا، اور اللہ تعالی کا ذکر کرنا، یہ سب امور وضو کے ساتھ بھی جائز ہیں اور بغیر وضو کے بھی، اور جنبی اور حائض کے لئے بھی۔

(المحلی بالآثار ص۹۶ ج۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت ملخصا۔تبیان القرآن ص۶۹۳ ج۱۱)

اس مختصر رسالہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے اقوال وارشادات سے اس مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے کہ جنبی اور حائضہ کے لئے قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں۔

قرآن کریم کی کوئی آیت، تلاوت کی نیت سے نہ پڑھے، تلاوت کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں ہے، خواہ ایک آیت ہو یا اس سے کم مقدار، یہ اس وقت ہے جبکہ مرکب آیت پڑھے، اور مفرد طور پر ایک لفظ کو قطع کر کے پڑھیں تو جائز ہے جیسے حائضہ یا جنبی بچوں کو مفرد طور پر پڑھائیں۔اور ثنا یا افتتاح امر کی نیت سے پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ آیت میں دعا یا ثنا کا معنی موجود ہو۔

''رد المحتار''میں ہے:

''قوله قراءة القرآن أى كره دون آية من المركبات لا المفردات ' لانه جوز للحائض المعلمة تعليمة كلمة كلمة كما قدمناه''۔

''(قوله بقصده) فلو قرأت الفاتحة على وجه الدعاء او شيئا من الآيات التى فيها معنى الدعاء ' ولم ترد القراءة لا بأس به''۔(رد المحتار، ص۲۹۳ ج۱)

قرأت کی نیت سے کتنا پڑھنا جائز ہے؟ تو بعض فقہاء کے نزدیک ایک آیت سے کم مقدار قرأت جائز ہے۔لیکن صحیح اور راجح قول کے مطابق ایک آیت سے کم مقدار بھی قرأت کی نیت سے جائز نہیں۔البتہ وہ چھوٹی آیت جو کلام الناس کے مشابہ ہو اور کلام کی نیت سے پڑھی جائے نہ کہ قرأت کی نیت سے تو جائز ہے، جیسے: ﴿ ثم نظر ﴾ اور ﴿ ولم یولد ﴾۔

’’ وقد انکشفت بهذا ما فی الخلاصة من عدم حرمة ما یجری علی اللسان عند الکلام من آیة قصیرة من نحو ﴿ ثم نظر ﴾ او ﴿ ولم یولد ﴾ ‘‘۔

(البحر الرائق ص ۱۹۹ ج ۱)

اسی طرح حائضہ معلّمہ یا جنبی معلم ہو تو ان کے لئے جائز ہے کہ وہ بچوں کو قرآن پڑھائیں، لیکن شرط یہ ہے کہ کلمات کو الگ الگ کاٹ کر پڑھائیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ کے نزدیک بیک وقت آدھی آیت بھی پڑھا سکتے ہیں۔

’’واذا حاضت المعلمة فینبغی لها ان تعلم الصبیان کلمة کمة ‘ و تقطع بین الکلمتین علی قول الکرخی ، وعلی قول الطحاوی تعلم نصف آیة ...... واختلف المتأخرون فی تعلیم الحائض والجنب والاصح انه لا بأس به ان کان یلقن کلمة کلمة ولم یکن من قصده ان یقرأ آیة تامة ‘‘۔

(البحر الرائق ص ۱۹۹ ج ۱۔فتاوی دارالعلوم زکریا ص ۵۴۰ ج ۱)

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

حائضہ اور جنبی قرآن کریم میں سے کچھ نہ پڑھیں

(۱)......عن ابن عمر رضی اللہ عنہما : عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال : لا تقرأ الحائض ولا الجنب شئیا من القرآن۔ [۱]

(ترمذی، باب ما جاء فی الجنب والحائض : انہما لا یقرآن القرآن ، رقم الحدیث :۱۳۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حائضہ اور جنبی بالکل قرآن کریم میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

آپ کو تلاوت قرآن سے کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا سوائے جنابت کے

(۲)......عن عمرِو بنِ مُرّۃ ، عن عبد اللہ بن سلمَۃ قال : دخلتُ علی علیٍّ رضی اللہ عنہ انا و رجلان ، رجل منّا ورجل من بنی اسد احسب ، فبعثھما علِیٌّ وجھًا وقال : انّکما عِلُجان فعالِجا عن دینکما ، ثم قام فدخل المَخرج ، ثم خرج فدعا بماءٍ ، فأخذ منہ حَفُنَۃً فتمَسَّح بھا ، ثم جعل یقرأ القرآن ، فَاَنْکَرُوا ذلک ، فقال : اِنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج من الخلاء فیُقرِئُنا القرآن ، ویأکل معنا اللَّحمَ ، ولم یَکن یَحجُبُہ– أو قال : یَحجِزُہ– عن القرآن شیءٌ لیس الجنابۃ۔

(ابوداؤد، باب فی الجنب یقرأ القرآن ، رقم الحدیث :۲۲۹)

---

[۱]......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایتیں الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ ''سنن ابن ماجہ'' میں مروی ہیں:

(۱)......عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یقرأ القرآن الجنب ولا الحائض۔(ابن ماجہ، باب ما جاء فی قراء ۃ القرآن علی غیر طھارۃ ، رقم الحدیث :۵۹۵)

(۲)......عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یقرأ الجنب ولا الحائض شیئا من القرآن۔(ابن ماجہ، باب ما جاء فی قراء ۃ القرآن علی غیر طھارۃ ، رقم الحدیث :۵۹۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور میرے ساتھ دو آدمی اور بھی تھے، غالبا ان میں سے ایک بنی اسد سے تعلق رکھتا تھا اور دوسرا ہمارے قبیلہ (بنی مراد) سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں آدمیوں کو ایک طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ: تم دونوں طاقت ور ہو، پس اپنے دین کو تقویت پہنچاؤ، اس کے بعد قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے، وہاں سے آکر آپ نے پانی منگوایا، اور ایک چلو پانی سے منہ صاف کیا اور قرآن پڑھنے لگے، لوگوں کو آپ کا یہ عمل اچھا نہ لگا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لاکر ہم لوگوں کو قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے، اور آپ کو تلاوت قرآن سے کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا سوائے جنابت کے۔[1]

آپ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، سوائے جنابت کے

(۳)......عن علی رضی الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرئنا

---

[1]......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس قسم کی روایتیں الفاظ کے تھوڑے سے فرق کے ساتھ ''سنن نسائی'' اور ''سنن ابن ماجہ'' میں مروی ہیں:

(۱)......عن عمرِو بنِ مُرّة ، عن عبد الله بن سلمَة قال : اتيتُ علِيا رضى الله عنه انا و رجلان ، فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرأ القرآن ، ويأكل معنا اللَّحمَ ، ولم يَكن يَحجُبُه عن القرآن شيءٌ ليس الجنابةَ۔

(نسائی، باب حجب الجنب من قراءة القرآن ، رقم الحديث :٢٦٦)

(۲)......عن عمرِو بنِ مُرّة ، عن عبد الله بن سلمَة قال : دخلتُ على علِى بن ابى طالب رضى الله فقال : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتى الخلاء ، فيقضى الحاجة ، ثم يخرج ، فيأكل معنا الخبز واللَّحمَ ، ويقرأ القرآن ، ولا يَحجُبُه ، وربما قال : ولا يحجزه عن القرآن شيءٌ الا الجنابة۔

(ابن ماجہ، باب ما جاء فى قراءة القرآن على غير طهارة ، رقم الحديث :۵۹۴)

القرآن علی کل حال ما لم یکن جنبا ۔(ترمذی، باب ما جاء فی الرجل یقرأ القرآن علی کل حال ما لم یکن جنبا ' رقم الحدیث :۱۴۶)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر حال میں قرآن پڑھاتے تھے، جب تک کہ جنبی نہ ہوتے ۔(یعنی اگر جنبی ہوتے قرآن نہیں پڑھاتے)۔[۱]

آپ ﷺ نے جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا

(۴)......عن عبد اللہ بن رواحة رضی اللہ عنہ : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یقرأ احدنا القرآن وھو جنب ۔

(دارقطنی ص۱۲۶ج۱، باب فی النہی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحدیث :۴۲۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ: ہم میں سے کوئی جنابت کی حالت میں قرآن پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا بیوی کے ساتھ عجیب قصہ

(۵)......عن عکرمة قال : کان ابن رواحة مضطجعا الی جنب امرأته ' فقام الی جاریة له فی ناحیة الحجرة فوقع علیها ' وفَزِعَت امرأته ' فلم تجده فی مضجعه ' فقامت وخرجت ' فرأته علی جاریته ' فرجعت الی البیت ' فاخذت الشفرة ' ثم خرجت ' وفرغ فقام ' فلقِیَها تحمل الشفرة ' فقال : مهیم ؟ فقالت : لو ادرکتک حیث رأیتک لوجأت بین کتفیک بهذه الشفرة ' قال : واین رأیتنی ؟ قالت :

[۱]......"سنن نسائی" کے الفاظ ہیں:

عن علی رضی اللہ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ القرآن علی کل حال لیس الجنابة ۔(نسائی، باب حجب الجنب من قراءة القرآن ، رقم الحدیث :۲۶۷)

رأیتک علی الجاریة ، فقال : ما رأیتنی، وقد نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یقرأ احدنا القرآن وهو جنب ، قالت : فاقرأ ، فقال :

اتانا رسولُ اللهِ یتلو کتابه کما لاحَ مشهورٌ من الفجر ساطعُ

أتی بالهدی بعد العمی فقلوبنا به موقنات انّ ما قالُ واقعُ

یبیتُ یُجافی عن فراشه اذا استقلت بالمشرکین المضاجع

فقالت : آمنت بالله وکذبت البصر ، ثم غدا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره ، فضحک حتی رأیت نواجذه صلی الله علیه وسلم ۔

(دار قطنی ص۱۲۷ ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحدیث :٤۲٦)

ترجمہ:......حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے، ان کی باندی گھر کے کونے میں (سو رہی تھی)۔ یہ اٹھ کر اس کے پاس چلے گئے اور اس میں مشغول ہو گئے، ان کی بیوی گھبرا کر اٹھی اور ان کو بستر پر نہ پایا، تو وہ اٹھ کر باہر چلی گئی اور انہیں باندی میں مشغول دیکھا۔ وہ اندر واپس آئی اور چھری لے کر باہر نکلی اتنے میں یہ فارغ ہو کر کھڑے ہو چکے تھے، اور اپنی بیوی کو راستے میں ملے، بیوی نے چھری اٹھائی ہوئی تھی، انہوں نے پوچھا: کیا بات ہے؟ بیوی نے کہا: اگر میں تمہیں وہاں پا لیتی جہاں میں نے تمہیں دیکھا تھا تو میں تمہارے کندھوں کے درمیان یہ چھری گھونپ دیتی، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے کہاں دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: میں نے تمہیں باندی کے پاس دیکھا تھا، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے مجھے وہاں نہیں دیکھا تھا (میں باندی کے پاس نہیں گیا۔ میں نے اس کے ساتھ کچھ نہیں کیا، اگر میں نے اس کے ساتھ کچھ کیا ہوتا تو میں جنبی ہوتا) اور حضور ﷺ

نے حالت جنابت میں قرآن پڑھنے سے ہمیں منع فرمایا ہے،(اور میں ابھی قرآن پڑھ کر تمہیں سنا دیتا ہوں) ان کی بیوی نے کہا: اچھا قرآن پڑھو، انہوں نے یہ اشعار (اس طرح سے) پڑھے (کہ ان کی بیوی قرآن سمجھتی رہی، (محبت بڑھانے کے لئے میاں بیوی کا آپس میں جھوٹ بولنا جائز ہے)

ہمارے پاس اللہ کے رسول ﷺ آئے جو اللہ کی ایسی کتاب پڑھتے ہیں جو کہ روشن اور چمکدار صبح کی طرح چمکتی ہے۔

آپ لوگوں کے اندھے پن کے بعد ہدایت لے کر آئے، اور ہمارے دلوں کو یقین ہے کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ ہو کر رہے گا۔

جب مشرکین بستروں پر گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں، اس وقت آپ عبادت میں ساری رات گذار دیتے ہیں، اور آپ کا پہلو بستر سے دور رہتا ہے۔

یہ اشعار سن کر ان کی بیوی نے کہا: میں اللہ پر ایمان لاتی ہوں اور میں اپنی نگاہ کو غلط قرار دیتی ہوں۔ پھر صبح کو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر یہ واقعہ سنایا تو حضور ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

(حیاۃ الصحابہ اردو ص۳۴ ج۳، اللہ اور رسول ﷺ کی بات کو سچا ماننا' اور اس کے مقابلہ میں انسانی تجربات اور اپنے مشاہدات کو غلط سمجھنا)

آپ ﷺ کی نصیحت: اے علی! حالت جنابت میں قرآن نہ پڑھنا

(٦)......عن ابی بردة وعن ابی موسی کلاهما قالا : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : یا علی انی ارضی لک ما ارضی لنفسی ' واکره لک ما اکره لنفسی ' لا تقرأ القرآن وانت جنب ، الخ۔

ترجمہ:......حضرت ابو بردہ اور حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے علی! میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، اور تیرے لئے وہ ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں، (پھر نصیحت فرمائی کہ) حالت جنابت میں قرآن کی تلاوت نہ کرنا۔

(دارقطنی ص۱۲۵ ج۱، باب فی النھی للجنب والحائض عن قراءۃ القرآن، رقم الحدیث :۴۲۰)

قرآن کریم کو اس وقت تک نہیں پڑھتا جب تک کہ غسل نہ کرلوں

(۷)......عن عبد اللہ الغافقی قال : اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما طعاما ثم قال : استر علی حتی اغتسل ، فقلت لہ : انت جنب ؟ قال : نعم ، فاخبرت بذلک عمر بن الخطاب ، فخرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : ان ھذا یزعم انک اکلت وانت جنب ' فقال : نعم ' اذا توضأتُ اکلتُ وشربتُ ' ولا اقرأ حتی اغتسل۔

(دارقطنی ص۱۲۶ ج۱، باب فی النھی للجنب والحائض عن قراءۃ القرآن، رقم الحدیث :۴۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ الغافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن کھانا تناول فرمایا' پھر ارشاد فرمایا کہ: میرے لئے (کچھ) پردہ (کا انتظام) کرو تا کہ میں غسل کروں، حضرت عبداللہ الغافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے پوچھا: (اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ) جنابت کی حالت میں ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (راوی حدیث حضرت عبداللہ الغافقی رضی اللہ عنہ نے) اس واقعہ کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: یہ (صاحب) گمان کرتے ہیں کہ آپ نے جنابت کی حالت میں کھانا تناول

فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب میں (جنابت کی حالت میں) وضو کر لیتا ہوں تو کھاتا ہوں اور پیتا ہوں، اور (میں قرآن کریم) کو اس وقت تک نہیں پڑھتا جب تک کہ غسل نہ کرلوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن نہ پڑھے

(۸)......عن عمر رضی الله عنه قال : لا يقرأ الجنب القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۶)

ترجمہ:......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔

(۹)...... كان عمر بن الخطاب رضى الله عنه : يكره ان يقرأ القرآن وهو جنب۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۷ ج۱، باب هل تذكر الله الحائض والجنب ؟ رقم الحديث :۱۳۰۷)

ترجمہ:......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جنبی کے قرآن پڑھنے کو مکروہ فرماتے تھے۔

(۱۰)......عن ابراهيم ، عن عمر رضى الله عنه قال : لا تقرأ الحائض القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۸ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۱۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: حائضہ قرآن کریم نہ پڑھے۔

کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو قرآن کریم کا ایک حرف بھی نہ پڑھے

(۱۱)......حدثنا ابو الغريف الهمدانى ، قال : كنا مع على رضى الله عنه........ ثم قال : اقرؤوا القرآن مالم يصب احدكم جنابة ، فان اصابته جنابة فلا ولا حرفا واحدا۔

ترجمہ:......حضرت ابو الغریف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے ......پھر آپ نے فرمایا کہ: قرآن کریم کو پڑھو جب تک تم میں سے کوئی جنبی نہ ہو، پس اگر کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو قرآن کریم کا ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

(دارقطنی ص۱۲۵ ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحديث :۴۱۹)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ: میں جنبی تو نہیں کہ قرآن نہ پڑھوں

(۱۲)......عن ابراهيم : ان ابن مسعود رضی الله عنه كان يمشی نحو الفرات وهو يقرئ رجلا ، فبال ابن مسعود ، فكفّ الرجل عنه ، فقال ابن مسعود : ما لک ؟ قال : انک بُلتَ ، فقال ابن مسعود : انی لستُ بجُنُب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۵ ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دریائے فرات کی طرف چل رہے تھے اور ایک آدمی کو قرآن کریم پڑھا رہے تھے، (اتنے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پیشاب کا تقاضا ہوا تو راستہ کی ایک طرف ہو کر) آپ نے پیشاب کیا، (پھر پیشاب سے فارغ ہو کر دوبارہ بغیر وضو کئے آپ نے قرآن پڑھانا چاہا تو، وہ) آدمی رک گیا (اور اس نے قرآن نہیں پڑھا تو) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہوا؟ تو وہ کہنے لگا کہ: آپ نے تو پیشاب کیا، (اور بغیر وضو کے قرآن پڑھا رہے ہیں؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جنبی تو نہیں۔ (یعنی میں نے صرف پیشاب کیا ہے، اور بلا وضو کے قرآن پڑھنا جائز ہے، ہاں میں جنبی ہوتا تو نہ پڑھتا، اس لئے کہ جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا)۔

حائضہ اورجنبی اورنفاس والی عورت قرآن کریم کی تلاوت نہ کریں

(۱۳)......عن جابر رضی الله عنه قال : لا يقرأ الحائض ولا الجنب ولا النفساء القرآن۔

(دارقطنی ص۱۲۸ج۱، باب فی النهی للجنب والحائض عن قراءة القرآن ، رقم الحديث :۴۲۸)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ اورجنبی اورنفاس والی عورت قرآن کریم کی تلاوت نہ کریں۔

(۱۴)......عن ابراهيم ' عن الاسود قال : لا يقرأ الجنب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۸)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی (قرآن کریم) نہ پڑھے۔

(۱۵)......عن مجاهد قال : لا يقرأ الجنب القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۸۹)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن کریم نہ پڑھے۔

(۱۶)......عن عامر قال : الجنب والحائض لا يقرآن القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۹۰)

ترجمہ:......حضرت عامر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی اور حائضہ قرآن کریم نہ پڑھیں۔

(۱۷)......عن ابی وائل قال : لا يقرأ الجنب والحائض القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۶ج۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی اور حائضہ قرآن کریم نہ پڑھیں۔

(۱۸)......عن ابراهيم قال : لا يقرأ الجنب القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۷ ج ۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۰۹۳)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی قرآن کریم نہ پڑھے۔

(۱۹)......عن ابی العالية قال : الحائض لا تقرأ القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۱۰۱)

ترجمہ:......حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ قرآن کریم نہ پڑھے۔

(۲۰)......عن محمد قال : الحائض لا تقرأ القرآن۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۲، من كره ان يقرأ الجنب القرآن ، رقم الحديث :۱۱۰۲)

ترجمہ:......حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ قرآن کریم نہ پڑھے۔

جنبی تسبیح اور تحمید کرسکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے، مگر قرآن نہ پڑھے

(۲۱)......عن هشام بن حسان قال : الجنب يسبح ويحمد الله ، ويدعوا ، ولا يقرأ آية واحدة۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۳۳۷ ج ۱، باب هل تذكر الله الحائض والجنب ؟ رقم الحديث :۱۳۰۹)

ترجمہ:......حضرت ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جنبی تسبیح اور تحمید کرسکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے، مگر قرآن کی ایک آیت بھی (تلاوت کی نیت سے) تلاوت نہ کرے۔

حضرت زہری، حضرت حسن بصری، حضرت قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: حائضہ اور جنبی تلاوت نہ کریں

(۲۲)......عن معمر قال : سألت الزهری عن الحائض والجنب أيذكران الله ؟ قال: نعم ، قلت : أفيقرآن القرآن ؟ قال : لا ، قال معمر : وكان الحسن وقتادة يقولان : لا يقرآن شيئا من القرآن۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۳۶ج۱، باب هل تذكر الله الحائض والجنب ؟ رقم الحديث :۱۳۰۲)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: کیا حائضہ اور جنبی اللہ تعالی کا ذکر کر سکتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے پوچھا: کیا یہ دونوں تلاوت کر سکتے ہیں؟ تو فرمایا: نہیں۔

حضرت معمر رحمہ اللہ (یہ بھی) فرماتے ہیں کہ: حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہما اللہ فرماتے تھے کہ: حائضہ اور جنبی کچھ بھی تلاوت نہ کریں۔

تیمّم میں دوضربیں ہیں

تیمّم میں کتنی مرتبہ ہاتھوں کوزمین پر مارنا ہے دو یا تین؟ یااس سے زیادہ؟ اوراس کی کیفیت کیا ہے؟ اوراس بارے میں علماء وفقہاء کا مسلک کیا ہے؟ اس مختصر رسالہ میں احادیث اور آثار سے واضح کیا گیا ہے کہ تیمّم میں صرف دوضربیں ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

عرض مرتب

الحمد لله و کفی ، و سلام علی عباده الذین اصطفی ، اما بعد !

تیمّم امت محمد یہ کی خصوصیت ہے، پہلی امتوں میں طہارت اور پا کی حاصل کرنے کے لئے پانی کا استعمال ضروری اورلازمی تھا۔ ''بخاری شریف'' کی حدیث میں ہے:

مجھے پانچ ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور کوعطانہیں ہوئیں، ان میں ایک یہ ہے کہ: میرے لئے زمین کوسجدہ گاہ اور پا کی کا ذریعہ بنادیا گیا۔

''**اُعُطِیُتُ خمسا لم یُعطهنَّ احد قبلی:..........و جُعلت لی الارض مسجدا و طهورا ، الخ**''۔(بخاری، کتاب التیمم ، رقم الحدیث:۴۳۸/۳۳۵)

تیمّم میں متعدد بحثیں ہیں، یہاں مقصود صرف یہ ہے کہ تیمّم میں ایک ضرب ہے یا دو؟ ائمہ ثلاثہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ' حضرت امام مالک' حضرت امام شافعی رحمہم اللہ اور جمہور علماء امت کے نزدیک صرف دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لئے۔ غیر مقلد اور فرقۂ اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی ضرب ہے۔نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:''ودراحادیث صحیحہ جز یک ضربہ ازبرای وجہ وکفین دیگر ہیچ نیامدہ''۔

یعنی: صحیح احادیث میں چہرہ اور ہتھیلیوں کے لئے سوائے ایک ضرب کے اور کچھ نہیں آیا ہے۔(بدورالاھلۃ ص ۳۵۔حدیث اوراہل حدیث ص ۲۲۵)

اس مختصر رسالہ میں آپ ﷺ کے ارشادات اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین رحمہم اللہ کے آثار سے واضح کیا گیا ہے کہ تیمّم میں دوضربیں ثابت ہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

تیمّم میں دوضربیں ہیں

(۱)......عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : التیمم ضربتان : ضربة لوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

(مستدرک حاکم ص۲۸۸ ج۱، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۶۳۴ ۔دارقطنی ص۱۸۸ ج۱، باب التیمم ، رقم الحدیث:۶۷۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اورایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

(۲)......عن جابر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : التیمم : ضربة للوجه ' و ضربة للذراعین الی المرفقین۔

(مستدرک حاکم ص۲۸۸ ج۱، کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۶۳۸ ۔دارقطنی ص۱۸۹ ج۱، باب التیمم ، رقم الحدیث:۶۸۰ ۔سنن کبری بیہقی ص۳۱۹ ج۱، باب کیف التیمم ، رقم الحدیث:۹۹۹)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: تیمّم میں ایک ضرب: چہرہ کے لئے اورایک کہنیوں سمیت دونوں بازوؤں کے لئے۔

(۳)......عن اسلع التمیمی رضی الله عنه قال : کنت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر ' فقال لی : یا اسلع قم فارحل لنا ، قلت : یا رسول الله اصابتنی بعدک جنابة ' فسکت عنی حتی اتاه جبرائیل بآیة التیمم ' فقال لی : یا اسلع ! قم فتیمم صعیدا طیبا ' ضربتین : ضربة لوجهک و ضربة لذراعیک ، الخ۔

(طحاوی ص۱۴۶ ج۱، باب صفة التیمم کیف هو ، رقم الحدیث:۶۵۳)

ترجمہ:......حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

سفر میں تھا، (واپسی کے لئے) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ :اے اسلع ! اٹھواور ہمارے کجاوہ کو باندھو، میں نے کہا کہ: مجھے آپ کے بعد جنابت لاحق ہوگئی ہے،تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے، کچھ دیر بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام آیت تیمّم لے کرآئے ،تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ:اے اسلع !اٹھو پاک مٹی پر دوضربیں لگا کر تیمّم کرو،ایک ضرب اپنے چہرے کے لئے اور دوسری ضرب اندر باہر سے اپنے دونوں بازؤوں کے لئے۔

(۴)......عن عائشة رضی الله عنها انه صلی الله علیه وسلم قال : فی التیمم ضربتان : ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار ص۱۵۹ج۱، قبیل : باب الغسل من الجنابة ، رقم الحدیث: ۳۱۳۔نصب الرایۃ ص۲۰۶ج۱، باب التیمم، کتاب الطهارة ، واما حدیث عائشة رضی الله عنها)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمّم میں دوضربیں ہیں : ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

(۵)......عن ابی امامة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال : التیمم ضربة للوجه و ضربة للیدین الی المرفقین۔

(مجمع الزوائد ص۳۶۵ج۱، باب فی التیمم ، رقم الحدیث:۱۴۱۴)

ترجمہ:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمّم میں ایک ضرب چہرہ کے لئے ہے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

آپ ﷺ کا تیمّم کے بعد سلام کا جواب دینا

(۶)......حدثنا نافع قال : انطلقت مع ابن عمر فی حاجة الی ابن عباس ' فقضی ابن

عـمـر حـاجتـه ، و كان من حديثه يومئذ ان قال : مر رجل على رسول الله صلى الله عـليه وسلم فى سِكَّة من السِّكَک ' وقد خرج من غائط او بول ' فسلّم عليه فلم يرُدَّ عليه ، حتى اذا كاد الرجل ان يتوارى فى السِّكَّة ' فضرب بيديه على الحائط و مسح بهـمـا وجهـه ' ثـم ضـرب ضـربة اخرى فمسح ذراعيه ' ثم رد على الرجل السلام ، وقال : انه لم يمنعنى ان ارد عليک السلام الا انى لم اكن على طهر ۔

(ابوداؤد، باب التیمم ،کتاب الطهارة ، رقم الحديث:۳۳۰)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی ضرورت پوری کی ،تو اس دن ان کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی فرمایا کہ: مدینہ منورہ کی گلیوں میں سے کسی گلی میں ایک آدمی کا گذر آپ ﷺ کے پاس سے ہوا، جب کہ آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تھے کہ انہوں نے سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے (اس حالت میں) جواب مرحمت نہیں فرمایا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ آدمی گلی سے غائب ہو جاتے ،تو آپ ﷺ نے (جلدی سے) دیوار پر (ایک مرتبہ) ہاتھ مارا اور اس سے اپنے چہرہ مبارک کا مسح فرمایا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا، پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا، اور (ساتھ ہی یہ بھی) فرمایا کہ: طہارت کی حالت میں نہ ہونے کی وجہ سے (اس وقت فورا) آپ کو سلام کا جواب نہ دے سکا۔

(۷)......عن ابى جهم قال : اقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بئر جمل' اما مـن غـائـط وامـا من بول ' فسلّمتُ عليه فلم يرد علّى السّلام ، فضرب الحائط بيده

ضربة فمسح بها وجهه ' ثم ضرب اخری فمسح بها ذراعیه الی المرفقین ، ثم ردّ علّی السلام۔(دارقطنی ص۱۸۵ج۱، باب التیمم ، رقم الحدیث:۶۶۴)

ترجمہ:......حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ بیر جمل سے پیشاب یا پاخانہ سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کوسلام کیا، تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب مرحمت نہیں فرمایا، اورآپ ﷺ نے دیوار پر اپنے ہاتھ مبارک سے ایک ضرب مارکر اپنے چہرہ مبارک پر مسح فرمایا، پھر دوسری ضرب سے اپنے ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کیا، پھر سلام کا جواب عنایت فرمایا۔

آپ ﷺ کا تیمّم کے لئے دوضربیں لگانا

(۸)......عن ابی هریرة رضی الله عنه ان ناسا من اهل البادیة أتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم ' فقالوا : انا نکون بالرمال الاشهر : الثلا ثة والاربعة ' ویکون منّا الجنب والنفساء والحائض ' ولسنا نجد الماء ، فقال : علیکم بالارض ' ثم ضرب بیده علی الارض لوجهه ضربة واحدة ' ثم ضرب ضربة اخری ' فمسح علی یدیه الی المرفقین۔(کنز العمال ص۳۳۲ج۲، فصل فی التیمم ، رقم الحدیث:۲۷۵۷)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: چند دیہات کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ: ہم تین تین' چار چار مہینے صحرا میں ہوتے ہیں، ہم میں جنبی بھی ہوتے ہیں اور حیض اور نفاس والی عورتیں بھی، جبکہ ہم کو پانی نہیں ملتا (تو ہم کیا کریں؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ: زمین (کی مٹی) کو (تیمّم کے لئے) استعمال کرو، پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب زمین پر لگائی اپنے چہرے پر مسح کرنے کے لئے ، پھر دوسری ضرب لگائی اوراس سے اپنے ہاتھوں کا کہنیوں تک مسح کیا۔

(۹)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : كان تيمم رسول الله صلى الله عليه وسلم ضربتين : ضربة لوجه و ضربة لليدين الى المرفقين۔

(جامع المسانید للخوارزمی ص۲۷۷ج۱، الباب الرابع فی الطهارة ' الفصل الاول : فی کیفیة الوضوء والتیمم ، رقم الحدیث:۳۳۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کا تیمّم دو ضربیں تھا: ایک ضرب چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

(۱۰)......عن عبد الله بن عباس رضی الله عنهما عن عمار رضی الله عنه قال : كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت آية التيمم ' فضربنا ضربة واحدة للوجه ثم ضربنا ضربة لليدين ، الخ۔

(طحاوی ص۱۴۳ج۱، باب صفة التیمم کیف هو ، رقم الحدیث:۶۳۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت تیمّم کی آیت نازل ہوئی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، ہم نے (جب تیمّم کیا تو) ایک ضرب لگائی چہرہ کے لئے، پھر دوسری ضرب دونوں ہاتھوں کے لئے لگائی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تیمّم میں دوضربیں لگانا

(۱۱)......عن ابی البختری ان علیا قال : فی التیمم ضربة فی الوجه و ضربة فی الیدین ، الخ ۔(مصنف عبدالرزاق ص۲۱۳ج۱، باب کم التیمم من ضربة ، رقم الحدیث:۸۲۴)

ترجمہ:......حضرت ابوالبختری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمّم میں ایک ضرب چہرہ کے لئے ہے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لئے ہے۔

(۱۲)......عن نافع : أن ابن عمر رضی الله عنهما انه تیمم فی مِرْبَد النَّعم ، فقال بیدیه علی الارض فمسح بهما وجهه ، ثم ضرب بها علی الارض ضربة اخری ، ثم مسح بهما یدیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۸۵ ج۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۶۸۵)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چوپایوں کے باڑہ میں تیمّم کیا، آپ نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اوران سے چہرہ پر مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

(۱۳)......عن جابر رضی الله عنه : انه ضرب بیدیه الارض ضربة فمسح بهما وجهه ، ثم ضرب بهما الارض ضربة اخری فمسح بهما ذراعیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۸۹ ج۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۷۰۰)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے چہرہ کا مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

(۱۴)......عن جابر رضی الله عنه قال : اتاه رجل فقال : اصابتنی جنابة ، وانی تمعکت فی التّراب ، فقال : اصِرتَ حِمارا ، وضرب بیدیه الی الارض فمسح وجهه ثم ضرب بیدیه الی الارض فمسح بیدیه الی المرفقین ، و قال : هکذا التیمم۔

(طحاوی ص۱۴۸ ج۱، باب صفة التیمم کیف هو ، رقم الحدیث:۶۵۸)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ان کے پاس ایک آدمی نے حاضر

ہوکرعرض کیا کہ: میں جنبی ہوگیا، اوراپنے آپ کومٹی میں لت پت کرلیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیاتم گدھے ہوگئے ہو؟ اس کے بعدزمین پر ہاتھوں کو مارکر چہرہ کا مسح کیا‘ پھر ہاتھوں کوزمین پر مارکر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا، اورفرمایا: تیمّم اس طرح ہے۔

حضرات تابعین رحمہم اللہ کا تیمّم میں دوضربیں لگانا

(۱۵)......عن ایوب قال : سَأَلْتُ سالما عن التیمم ؟ قال : فضرب بیدیه علی الارض فمسح بهما وجهه ‘ ثم ضرب بیدیه علی الارض ضربة اخری فمسح بهما یدیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۸۵ ج۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۶۸۶)

ترجمہ:......حضرت ایوب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت سالم رحمہ اللہ سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا، توانہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اوران سے اپنے چہرہ پر مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

(۱۶)......عن حبیب الشهید : انه سمع الحسن : سئل عن التیمم ؟ فضرب بیدیه الی الارض ضربة فمسح بهما وجهه ‘ ثم ضرب بیدیه علی الارض ضربة اخری فمسح بهما یدیه الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۸۵ ج۲، فی التیمم کیف هو ؟ رقم الحدیث:۱۶۸۷)

ترجمہ:......حضرت حبیب شہید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: آپ نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے سنا کہ آپ سے تیمّم کے بارے میں سوال کیا گیا، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اوران سے چہرہ کا مسح کیا، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور

ان سے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پرمسح کیا۔

حضرت طاؤس رحمہ اللہ کا فتوی کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں

(۱۷)......عن ابن طاوس ' عن ابیہ : انہ قال : التیمم ضربتان : ضربة للوجہ ' و ضربة للذراعین الی المرفقین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۷/۱۹۰ ج ۲، فی التیمم کیف ھو ؟ رقم الحدیث:۱۶۹۳/۱۷۰۲)

ترجمہ:......حضرت ابن طاؤس رحمہما اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ نے فرمایا: تیمّم میں دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے لئے۔

حضرت زہری رحمہ اللہ کا فتوی کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں

(۱۸)......عن الزھری قال : التیمم ضربتان : ضربة للوجہ و ضربة للذراعین۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۱۸۸ ج ۲، فی التیمم کیف ھو ؟ رقم الحدیث:۱۶۹۶)

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تیمّم میں دوضربیں ہیں: ایک چہرہ کے لئے اور ایک دونوں ہاتھوں کے لئے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا اثر

(۱۹)......عن ابراھیم فی التیمم ' قال : تضع راحتیک فی الصعید ' فتمسح وجھک ' ثم تضعھما ثانیة ' فتنفضھما فتمسح بیدیک و ذراعیک الی المرفقین۔

(کتاب الآثار ص ۱۴ ج ۲، باب التیمم ، رقم الحدیث:۱۶۹۶۔جامع المسانید للخوارزمی ص ۲۷۸ ج ۱، الباب الرابع فی الطھارة ' الفصل الاول : فی کیفیة الوضوء والتیمم ، رقم الحدیث:۳۳۱)

ترجمہ:……حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے تیمّم کے بارے میں مروی ہے فرمایا: تم اپنی ہتھیلیاں مٹی پر مارو اور پھر ان سے اپنے چہرے پر مسح کرو، پھر دوبارہ دونوں ہاتھوں کو مارو اور انہیں جھاڑ کر ہاتھوں اور کہنیوں تک بازو کا مسح کرلو۔

(المختار شرح کتاب الآثار ص۴۸، باب التیمم ، رقم الحدیث:۳۱)

دوضربوں پر دلیل عقلی

ضربتین کے اثبات کے لئے فقہاء آیت تیمّم سے بھی استدلال کرتے ہیں:

﴿ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ﴾۔

(پ:۶ ر سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۶)

ترجمہ:…… پاک مٹی سے تیمّم کرو، اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو۔

اس آیت میں چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ بات معلوم ہے کہ تیمّم وضو کا خلیفہ ہے، اور وضو میں بھی ان دونوں اعضاء کے دھونے کا حکم ہے، اور وہاں ایک پانی سے چہرے اور ہاتھوں کو دھونا جائز نہیں، بلکہ دونوں کے لئے الگ الگ دومرتبہ پانی لینا ضروری ہے، اسی طرح اس کے نائب یعنی تیمّم میں بھی ایک ہی مرتبہ کی مٹی کو دو اعضاء میں استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ ہر عضو (یعنی چہرے اور ہاتھوں) کے لئے الگ الگ دومرتبہ مٹی استعمال کرنی ہوگی، اس لئے کہ خلف اور اس کے اصل کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ اور یہ اسی وقت ہوگا جب دوضربیں لگائی جائیں۔

(امانی الاحبار ص۱۲۳ ج ۲۔ بذل المجہود ص۴۸۶ ج ۲۔ السعایہ ص ۵۱۵ ج ۱۔ کشف الباری ص ۱۷۱، کتاب التیمم)